Workers of the Church, Unite!: The Radical Marxist Foundation of Tim Keller's Social Gospel

by Timothy F. Kauffman

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھا دیں۔ ہم تصوروں کو ڈھا دیتے ہیں۔ بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں۔ تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3۔حق تصنیف 20003جان ڈبلیو روبنز پوسٹ آفس بکس نمبر 68یونیکوئی
ٹینیسی 37692۔جنوری فروری 1983
ای میل:tjtriniyfound@oal.com
ویب سائٹ:www.trinityfoundation.com
ٹیلی فون:4237430199۔فیکس۔4237432005

کلیسیاء کا مِل کر کام کرنے والے!: ٹم کیلرز سوشل گاسپل کی ریڈیکل مارکسیسٹ فاونڈیشن

منجانب تیموتھی ایف۔کوئف مین

جب نیو یارک شہر کا میئر، بل ڈی بلاسیو 2013 میں دفتر کے لیے بھاگ دوڑ کر رہا تھا، اُس نے یہ پہچان کی کہ اُس پر مارکسیسٹ لیبریشن تھیالوجی تحریک کا بہت اثر ہو چکا ہے، اور اُس کی تشہری ویب سائٹ بڑی بہادری کے ساتھ یہ دعویٰ کر چکی تھی کہ وہ آمدنی کی ناہموری کے بحران کو سنبھال لے گا۔'' اپنے با ضابطہ خطاب میں، میئر ڈی بلاسیو نے اقتصادی ناہمواری کے خاتمے کا وعدہ کیا جو نیو یارک کے لیے ایک خطرہ بنا ہوا تھا، اس کے لیے اپنے حل میں روزمرہ کی اُجرت کے قانون کا اجراء کرنا تھا۔ روزانہ کی اُجرت کے قوانین کا اجراء مارکسیسٹ کی جانب سے ایک مثالی کوشش ہے جو بدلے میں کام کرنے والے کے لیے بچت رکھنے والی قدر تھی، جسے یوں کہا جاتا ہے کہ ''بقائے حیات کی اجرت'' واپس اُس کام کرنے والے کے سرمایہ کے منافع کی دوبارہ تقسیم کرنی ہے جس کے ساتھ اس کا تعلق ہوتا ہے۔ مارکسیسٹ نظریہ کے مطابق، سارا منافع ''بچت والی مالیت'' اور ''سرمایہ دار جو اس بچت کی قدر کو پیدا کرتے ہیں وہ غیر ادا شدہ مزدوری کو براہ راست مزدوری کرنے والوں سے حاصل کرتے ہوئے ایسا کرتے ہیں۔'' نفع،

ہے جو ویرسی۔ میرا ماؤنز، ''میئر کی اب پُر اُمیدی، ڈی بلاسیو ایک دفعہ ایک جوان لیفٹسٹ تھا'' نیو یارک ٹائمز، 22 ستمبر 2013،
http://www.nytimes.com/2013/09/23/nyregion/a-mayoral-hopeful-now-de-blasio-was-once-a-young-leftist.
html?pagewanted=all, 4 جنوری 2014

بل ڈی بلاسیو، ون نیو یارک، اکٹھے قائم رہنا، http://www.billdeblasio.com 5 جنوری 2014 پر اخذ کیا گیا۔

بل ڈی بلاسیو، ''باضابطہ خطاب''، نیایارک ٹائمز، 1 جنوری 2014۔
http://www.nytimes.com/2014/01/02/nyregion/
complete-text-of-bill-de-blasios-inauguration-speech.html حاصل کردہ 3 جنوری 2014
ڈی بلاسیو، ون نیویارک، اکٹھے قائم رہنا، 9۔
کارل مارکس کیپیٹل، والیم 1، حصہ 1، باب 1، سیکشن 7: ''پیشے کی فروانی۔''

اس لیے، وہی اجرت ہے جسے قبضہ میں کیا گیا، یا مزدروں سے چوری کیا گیا تھا۔ مارکسیسٹ اقتصادی نظریہ کے اس تعارف میں، مارکسیسٹ ماہر اقتصادیات ارنسٹ مینڈل اس روزمرہ کی اُجرت کے معنی خیز ہونے کی وضاحت کرتا ہے:

مزدوری کی زندہ رہنے کی قیمت کی طاقت اس کی قدر کو تشکیل دیتی ہے اور یہ بچت (سرپلس) کی قدر اس بقائے حیات کی قیمت اور قدر کے درمیان امتیاز کرتی ہے جسے اس مزدوری کی طاقت سے پیدا کیا گیا۔۔۔ اس حصے سے بالاتر ہر چیز بچت والی قدر ہے، مفت مزدوری ہے جسے اُن کام کرنے والوں کی جانب سے مہیا کیا گیا اور یہ مساوی پردہ کے بغیر سرمایہ دار کی جانب سے موزوں ہے۔

''یہ زندہ رہنے کی اجرت'' اسی لیے سادہ طرح نرمی کے ساتھ سرمایہ دارانہ نظام میں دولت کی دوبارہ تقسیم کے ساتھ پیدا کی جاتی ہے۔ ڈی بلاسیو کے لیے، معاوضہ پر کام کرنے والے ''زندہ رہنے کی اجرت'' سے کسی طرح کم ''اجرت کو چوری کرنا ہے۔'' لہذا اس پلیٹ فارم کا حصہ مخصوص سرکاری سروسز فنڈ کو پیدا کرنا ہے جو اس چیلنجنگ اجرت پر کم آمدنی والے مزدروں کی مدد کرتے ہیں۔'' لیکن جیسے مینڈل وضاحت کرتا ہے،

''زندہ رہنے کی اجرت کا تصور۔۔۔ حیاتیاتی طور پر فرسودہ نہیں ہے بلکہ مشترکہ طور پر چاہتا ہے جو کہ، زیادہ وقت لگانے سے۔۔۔ آمدنی میں اضافہ کرنے کا رجحان پیدا کرتا ہے۔ اسی لیے یہاں زیادہ 'اجرت' کے لیے بلائے جانے کا خاتمہ نہیں ہوسکتا۔ کوئی اجرت کافی نہیں ہوسکتی اگر اس کی بنیادی انسان کے چاہنے پر ہو، اور جتنا زیادہ فری مارکیٹ نظام میں اب منافع وجود رکھتا ہے، اُتنا زیادہ وہاں اُن کے منافع کے لیے بلاوہ ہوگا جسے کام کرنے والوں کو واپس کیا جاتا ہے جس سے زندہ رہنے کی اجرت میں اضافہ ہوتا ہے۔ یہی مارکسیس ازم ہے۔

ارنسٹ مینڈل، مارکسیسٹ اقتصادیاتی نظریہ کا تعارف، (کیمپبیل، نیو ساؤتھ ویلز، آسٹریلیا، مزاحمتی کتابیں، 2002)، 19۔20۔
ڈی بلاسیو، ون نیویارک، رہائش گھر، 9۔
مینڈل، 19۔

نومبر 2013 میں، نومنتخب پوپ فرانسیس نے اپنے رسولی واعظ ایونجلی گارڈیم کو شائع کیا، جس میں اُس نے اقتصادیات کے تھوڑا تھوڑا کر کے زوال پذیر ہونے کے نظریہ اور آدم سمتھ ''ناقابلِ دید ہاتھ'' کے نظریہ پر تنقید کی جسے بنیادی طور پر فری مارکیٹ کے قیمت کے میکانی ہونے کے طور پر استعمال کیا گیا اُس آلہ کے طور پر جسے متبادل استعمال کے ساتھ قلت کے ذرائع کی جلد اثر کرنے والی نامزدگی کے ساتھ جوڑا گیا۔ اُس نے اُن کو تنقید کا نشانہ بنایا جو فری مارکیٹس کے حامی تھے اور جو چیزوں اور خدمات کے لیے مارکیٹ قیمتوں کو قائم کرنے کے لیے 'پوشیدہ ہاتھ'' پر بھروسہ رکھتے تھے۔ مختصر یہ کہ، فرانسیس سکھاتا ہے کہ فری مارکیٹ کا مہیا کردہ اقتصادی نظریہ ''خود غرضانہ خیال'' ہے، اور اسے کبھی حقیقتوں کے ساتھ تصدیق نہیں کیا گیا۔'' پوپ فرانسیس انکاری ہے کہ وہ مارکسیسٹ ہے، بلکہ اپنے رسولی واعظ میں اُس نے مارکسیسٹ اقتصادی نظریہ کا تمسخر اُڑایا۔ وہ اسے محض اجرت کہتا ہے جو کہ دوسری اصطلاح میں زندہ رہنے کی اجرت کے لیے ہے۔ اور اپنی خواہش کو افشاں کرتا ہے کہ اجرت کو کام کرنے والوں کی خریداری کی فوقیت کیساتھ ترتیب دیا

جائے بہ نسبت اُن کی مزدوری کی مارکیٹ مالیت کے۔: "محض اجرت اُنہیں دیگر تمام چیزوں کے لیے موزوں رسائی رکھنے کے قابل بناتی ہے جو ہمارے عام استعمال کے لیے مامور ہے۔"

اس نے مارکس کو دِق کیا کہ سرمایہ دارانہ معاشرے میں مزدور کی مزدوری کی قدر کو نقدی کی اصطلاحات میں بیان کیا گیا تھا جسے فری مارکیٹ ایکسچینج سے قائم کیا گیا، جسے اُس نے مزدور کے لیے مفید اسباب کہا، اور اسی ظاہری طور پر پوپ فرانسیس کو بھی تکلیف پہنچائی۔ وہ چاہتا ہے کہ لوگوں کو اُن کی ضروریات کے مطابق ادائیگی کی جائے، نہ کہ اُن کی مزدوری کے لیے مارکیٹ ویلیو کے مطابق۔ فرانسس نے شکایت کی کہ کارپوریشنز کو "کام کی طاقت کو کم کرتے ہوئے منافع بڑھانے کے لیے جانی جاتی ہیں، مارکس کے نظریہ کے لیے فرمانبرداری کے لیے ادئیگی کی جاتی ہے جس میں "منافع"

پوپ فرانسیس، ایونجیلی دوڈیم، 54، 204،

24 نومبر 2013 http://www.vatican.va/evangelii-gaudium/en/index.html

فلپ پولیلا، "میں مارکسیسٹ نہیں ہوں، پوپ فرانسس قدامت پسند تنقید نگاروں کو بتاتے ہیں" رپوٹر، 15 دسمبر 2013،

http://worldnews.nbcnews.com/_news/2013/12/15/21909041-im-no-marxist-pope-francis-tells-conservative-critics?lite,

رسائی حاصل کردی 30 دسمبر 2013۔

ایونجیلی گوڈیم، 192

مارکس، کیپیٹل، 1، 1، 1، 4: "مفید شے کا فیٹش ازم اور اس سے متعلقہ پوشیدگی"

ایونجیلی گوڈیم 204۔

"بچت کی قدر" اور "سرپلس ویلیو" بنیادی طور پر "غیر اداشدہ مزدوری" ہے۔ فرانسیس کے مطابق، منافع کی پہچان کام کی طاقت کو کم کرتے ہوئے عملی کارکردگی کو حاصل کرتے ہوئے ہوتی ہے، جو در حقیقت اجرت ہے جو نئے کام نہ کرنے والے سے حاصل کی جاتی ہے۔ یہ مارکس ازم ہے۔

پوپ فرانسیس کے اپنے واعظ کے شائع کرنے کے چند دن بعد، یو۔ ایس صدر باراک اوباما نے اعلان کیا کہ آمدنی کی ناہمواری، "ہمارے وقت میں بیان کیا جانے والا چیلنج ہے۔" مارکیسٹ فلسفے کا یہ پختہ ایمان ہے، اور جیسے کہ باراک اوباما خود اپنی یادگاری میں اس کی پہچان کرتا ہے، وہ فطرتی طور پر مارکیسٹ کی جانب کھنچا چلا جاتا ہے، اور ارادۃً مارکیسٹ پروفیسرز کا انتخاب کرتا ہے اگرچہ اُس نے اکسیڈینڈل کالج میں تعلیم حاصل کی۔ باراک اوباما کا شکاگو میں پہلا چرچ، ٹرینٹی یونائٹڈ چرچ آف کرائسٹ تھا، جس کی فہرست اس کے 10 نکاتی مشن کا حصہ تھا جو "اقتصادی برابری" کی جانب تھا، کیونکہ خدا "امریکیوں کی اقتصادی تقسیم سے خوش نہیں ہوتا ہے۔ 1996 میں، باراک اوباما نے لیفٹسٹ نیو پارٹی میں شمولیت اختیار کی، ایک سیاسی پارٹی جو" امریکی سرمایہ کے لیے۔۔۔ بڑی دُشمن" تھی اُس کی مارکیسٹ اقتصادیات کے نظریہ کے لیے الفت اور اور سرمایہ کے لیے اُس کی نفرت جو دی پلمبر کے لیے صدر اوباما کا مشہور مزاح کی بنیاد ہیں، "جب آپ دولت کو ارد گرد پھیلاتے ہیں، یہ ہر ایک کے لیے اچھا ہوتا ہے۔" بغیر کسی حیرانی کے، صدر اوباما ری ان ہولڈ نیبار، پابند مارکیسٹ کی "میرے پسندیدہ فلاسفروں میں سے ایک کے" طور پر پہچان کرتا ہے۔ جیسے کہ آج کے لیبریشن ماہر الٰہیات، نیب ہور کی مانند، "جس نے سماجی انتہا پسنی اور مارکیس ازم کو اپنے وجود کے لیے دلیل پیش کرتے ہوئے منظر عام پر رکھا۔

مارکس کیپیٹل، 1، 1، 1، 7: سرمایہ کی فراوانی۔"

ایونجیلی گاڈیم، 204۔

ڈیو جیکسن، "اوباما: آمدنی کی ناہمواری امریکن خواب کو دھمکاتی ہے،" یو ایس اے ٹوڈے، 4 دسمبر 2013،

http://www.usatoday.com/story/news/politics/2013/12/04/obama-income-inequality-speech-center-for-american-progress/

4 جنوری 2014 پر حاصل کردہ، 3867747

باراک اوباما، میرے باپ کی طرف سے خواب (نیو یارک: ایچ تھری ہاؤس، 2007)، 100۔

ٹرینٹی یونائٹڈ چرچ آف کرائسٹ، "ہمارے بارے،" "ہمارا مشن"

http://www.trinitychicago.org/index.php, 5 جنوری 2014 پر حاصل کردہ

سٹینلے کرٹس، "اوباما کی تھرڈ پارٹی تاریخ: 1990 کی دہائی میں لیفٹسٹ پارٹی کے لیے اُس کی نیو پارٹی لائٹ کی نئی دستاویز،" قومی نظر ثانی، 7 جون 2012

http://www. nationalreview.com/articles/302031/obamas-third-party-history-stanley-kurtz,

5 جنوری 2014 پر حاصل کردہ۔

ڈیوڈ بروکس، "اوباما، انجیل اور آیت،" دی نیو یارک ٹائمز، 26 اپریل 2007،

http://www.nytimes.com/2007/04/26/ opinion/26brooks.html?_r=0, 4 جنوری 2014 پر حاصل کردہ۔

بائیو گرافر رونلڈ ایچ۔ سٹون نیبوہر مارکس ازم کے پس منظر کو بیان کرتا ہے:

1930 کی دہائی کے آخر پر (نیبوہر) نے مارکسٹ نظریہ کے ساتھ اپنے بنیادی عہد کی نشاندہی کی۔ مارکس ازم معاشرے کی اقتصادی ساخت کے تجزیہ کے ساتھ آراستہ تھا جو بنیادی درست تھا۔ اس نے درست طور پر غریب طبقے اور ادنیٰ خیال رکھنے والے طبقے کے درمیان جھگڑے کا ناگزیر طور پر ادراک کیا۔ وہ متفق تھا کہ پیداوار کے ذرائع کی ذاتی ملکیت وقتی اقتصادی بحران کا بنیادی سبب تھا۔ مارکس ازم اپنی عدالت میں درست تھی کہ آبادی کی جائیدادی کی ملکیت سماجی انصاف کے لیے مقدم تھی۔ اُس نے لینن کے نظریہ کو قبول کیا کہ سرمایہ داری سلطنت کی اقتصادی پالیسی کے لیے ذمہ داری تھی جس نے ایڈوانس قوموں کے ساتھ اسے منسوب کیا۔

جب اُس نے فورڈ موٹر کمپنی سے دولت کی وسیع فراوانی کو دیکھا، نیبہار" نے دلیل پیش کی کہ فورڈ موٹر کمپنی کے حجم کا وجود درحقیقت عوامی اتحاد تھا اور اسے مزید ذاتی ملکیت نہیں ہونا چاہیے تھا۔" یہ احساس جُرم ویسا ہی ہے جیسے جو صدر باراک اوباما کی امریکن حفظانِ صحت انڈسٹری کی مزاحمت کے پیچھے تھی۔ اینگل کے اشتمالیت کے اصولوں کے مطابق، مارکس ازم کے لیے تبدیلی کی بنیادی تختہ بندکنجی میں سے ایک، پرائیوٹ انڈسٹری کی "درجہ بہ درجہ بے دخلی ہے،" "جس کا مقابلہ اسٹیٹ انڈسٹری" کے ساتھ ہے۔ اوباما نے اپنے افورڈایبل کیئر ایکٹ کے دستخط میں عوامی رائے کے داخلہ کے لیے مشہوری کی: "میں یہ یقین رکھنا جاری رکھتا ہوں کہ عوامی رائے جو ضمانتی انتخابات کی ٹوکری میں ہے وہ معیار اور قیمتوں کو کم کرنے میں مدد کرے گا۔" "عوامی انتخاب" کا ادخال جو پرائیوٹ کارپوریشنز کے ساتھ مکمل ہونے کے لیے تھا وہ یو۔ ایس حفظانِ صحت انڈسٹری کی تغیر کے اُس کے لائحہ عمل کا حصہ تھا۔ یہ مارکس ازم ہے۔

رونلڈ ایچ۔ سٹون، پروفیسر ری ابن عولڈ نیبوہر: بیسویں صدی کے لیے نبی (لوئس ویلی کے وائے: ویسٹ منسٹر/جان ناکس پریس، 1992)، 87۔

سٹون، 89۔

سٹون، 32۔

فریڈرک اینجل، اشتمالیت کے اصول، سوال 18، (ii)۔

جیک ٹیپر، "اوباما کی تقریر اور حفظانِ صحت صدارتی چیلنجز کے لیے جدوجہد،" اے بی سی نیوز، 8 ستمبر 2009،

http://abcnews.go.com/Politics/obama-school-speech-health-care-push-highlights-challenges/story?id =8513467, 5 جنوری 2014 پر حاصل کردہ۔

خواہ نیو یارک میں میئر ڈی بلاسیو کی تشہیری مہم، روم میں پوپ فرانسیس کی تحریروں، یا صدر اوباما کی فلسفیاتی چکر سے، پوری دُنیا کے مسیحی ہائی پروفائل مارکسٹس کے اقتصادی نظریات کے لیے عیاں ہونے تھے۔ مارکسٹس خیال کی حالیہ نمایاں پن کی وجہ ہے جو مسیحیوں کی خوراک کی ڈیلی نیوز میں بیان کیا گیا، اسے نا صرف مارکس ازم کی بنیادوں کے ساتھ آگاہی حاصل کرنے کے لیے کلیسیا کی خدمت کرنا تھی، بلکہ اقتصادی نظریہ کے طور پر مارکس ازم کی

بائبلی سزا کو بھی بیان کرنا تھا۔

اشتراکیت، جو مارکس کے مطابق مارکس ازم کے لیے سرمایہ داری سے اقتصادی تغیر کے طور پر خدمت بجالاتی ہے، جسے شاید لالچ کے لیے انسان کی فطرت کے میلان کے لیے تدوین کہا گیا ہے۔ پی۔ ٹی۔ بیور نے لکھا کہ اشتراکیت اور اس کے حمایتی بنیادی طور پر ''تدوین اور منظم عداوت اور ناراضگی جو اقتصادی طور پر متاثر لوگوں کے خلاف ہے۔'' اقتصادی طور پر متاثر لوگ دولت کی فراوانی کیطرف رغبت رکھتے ہیں، اور دولت کی طرف یہ توجہ اشتراکیت حسد کا اعتراض ہے۔ اشتراکت کے لیے ضروری جُز عوام الناس کے لیے ان کے ہمساریوں کی چیزوں کی حرص کرنا ہے۔ اشتراکیت اقتصادیت میں، حکومتی قانون جو چیزوں کے لیے موزوں اور مناسب ہیں وہ اقتصادی طور پر اقتصادی غیر موثر ہنے کے لیے موثر ہیں۔ کسی دوسرے شخص کی جائیداد کے تصرف کے لیے، یہاں فاسق حال ہونا ہے کیونکہ یہ ایک چوری ہے۔

دوسری جانب، سرمایہ داری، کسی دوسرے شخص کی جائیداد کو حاصل کرنے کی خواہش سے بڑھ کر کسی اور چیز کا تقاضا کرتی ہے۔ یہ تقاضا کرتی ہے کہ انسان کی قدر اس کے ہمسایہ کی چیزوں سے ہے۔ یہاں کسی دوسرے شخص کی چیزوں کی قدر کو قائم کرنا کادی نہیں ہے جو فری مارکیٹ کی قیمت کے طور پر ہے۔ سرمایہ داری میں کمرشل ایکسچینج کے لیے روشناس کرنا صرف وہی ہے ''میرے ہمسایہ کی کونسی چیزیں ہیں جن کی میں خواہش رکھتا ہوں؟ لیکن، صدر اوباما کی کایو ایس حفظِ صحت کا خیال کا تغیر بھی یہی ہے کہ ''میرے ہمسایہ کی چیزوں کی کیا قدر ہے؟''

واحد حاشیہ نگا کو اس پر دیکھا جا سکتا ہے؛

http://www.pbs. org/moyers/journal/05222009/watch2.html.

مارکس، گوتھا پروگرام کا تبصرہ، حصہ چار: ''جمہوریت پر'' (مئی 1875)،

http://www.marxists.org/archive/ marx/works/1875/gotha/, 5 فروری 2014 پر حاصل کردہ

پی۔ ٹی۔ بیور، مساوات، تیسری دنیا، اور اقتصادی وہم (کیمبرج، ایم اے: ہارورڈ یونیورسٹی پریس، 1981)، 24۔

یہ اس کے درمیان فرق ہے کہ ''میں اپنے ہمسایہ کے سیب کھانا چاہتا ہوں،'' اور ''میرے ہمسایہ کے سیب کتنے ہیں؟'' اس کی قیمت میکانیت انسان کے لالچ کو ختم نہیں کرتی۔ یہ اسے اطلاع دیتی ہے، اور یہ معلومات ہے جو چوری اور شرعی آگاہی کے درمیان لکیر کھینچتی ہے۔ کیونکہ چوری منع کی گئی ہے، خریدنے والا یہ فیصلہ کرتا ہے کہ آیا کہ وہ ہمسایہ کے سیبوں کو اُس سے زیادہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے پیسوں کو بچانا چاہتا ہے، اور اُس کا ہمسایہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ آیا کہ وہ اپنے سیبوں کو بچا کر رکھنے کی بجائے خریدنے والے کے پیسے چاہتا ہے۔ اس کارروائی کا مکمل ہونا خالص طور پر خوشی سے کرنا ہے، جیسا نا تو کسی پارٹی کو پابند کیا جاتا ہے یا اُس سے زبردستی کرائی جاتی ہے کہ وہ اُس کی چیزوں یا اُس کی پیسوں کا حصہ بنے۔ ''آپ کے ہمسایہ کی چیزوں'' کا ملا جُلا خرچ کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے جب قیمت اُس خواہش کو ظاہر کرتی ہے اور جب حکومت دونوں پارٹیوں کے جائیدادی حقوق کی قدر کرتی ہے۔ سادہ طرح، سرمایہ داری جائیدادی حقوق کا احترام کرتی ہے، اور اُن چیزوں کی قدر کو قائم کرتی ہے جو اس قیمت کے میکانی ہونے کے ساتھ ہے، اور انسان فطرت کی ناراضگی کو قائم رکھتی ہے۔ یہ کوئی حیران کن بات نہیں ہے، جیسا کہ ہم دیکھیں گے کہ اشتراکیت پسند قیمت کی میکانیت سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ اس کا یہ اثر پڑتا ہے۔ اشتراکیت پسند اس کی دادرسی نہیں کرتے، اور نہ اس کی اجازت دیتے ہیں، جو اخلاقی رکاوٹوں کی عمارت ہے جو اُن کی خواہش اور اُس چیز کے درمیان ہے۔

کسی ہمسایہ کے مال اسباب کے خلاف کلام کی ممانعت کو استثناء 27: 17 میں پایا گیا ہے، ''لعنت اُس پر جو اپنے پڑوسی کی حد کو مٹائے۔'' خدا کے

سامنے، اپنے پڑوسی کی چیزوں پر قابض ہونا قصوروار ٹھہرایا جاتا ہے۔ خدا کے دس احکامات میں سے آخری اسی لیے صرف ایک چیز کو منع کرتی ہے جو اشتراکی کام کو کر سکتی ہے: "تُو اپنے ہمسایہ کے گھر کی حرص نہ کر، تُو اپنے ہمسایہ کی بیوی کی تمنا نہ کر، نہ اُس کے خادم کی، نہ اُس کی لونڈی کی، نہ اُس کے بیل، نہ اُس کے گدھے، نہ کسی اور چیز کی جو تیرے ہمسایہ کی ہے۔" (خروج 20:17)۔ 2 تھسلنیکیوں 3:10 میں پولس کی نصیحت: "جسے محنت کرنا منظور نہ ہو وہ کھانے بھی نہ پائے۔" اس کی بنیاد اس اصولوں پر ہے۔ پولس اپنے ہمسایہ کے کھانے کو قبضے میں کرنے سے بھی انکار کرتا ہے جب تک کہ اسی فری مارکیٹ لین دین کے ساتھ اپنے ہمسایہ کی چیز کی مساوی نہ ہو: "اور کسی کی روٹی مفت نہ کھاتے تھے بلکہ محنت مشقت سے رات دن کام کرتے تھے تاکہ تُم میں سے کسی پر بوجھ نہ ڈالیں" (2 تھسلنیکیوں 3:8)۔ اس سیاق و سباق میں، جب پولس کہتا ہے کہ ہمیں خاموشی سے کام کرنا چاہیے اور اپنی روٹی کھانی چاہیے، ایسا نہ ہو کہ یہاں کچھ ہو جو تمہارے درمیان بے قاعدہ چلتے ہیں اور کام بالکل نہیں کرتے۔" (2 تھسلنیکیوں 3:11)۔ وہ اشتراکیت سے منع کر رہا ہے۔

انسان آسانی سے اپنے ہمسایہ کی روٹی نہیں لے سکتا کیونکہ وہ اُس کا بھوکا ہے۔ وہ اسے اُس کی مزدوری کے عوض حاصل کر سکتا ہے، جو اجرت وہ اُس سے حاصل کرتا ہے، اور پھر یہ اجرت اُس خوشی سے اُس کے ہمسایہ کی روٹی کے لیے کافی ہوتی ہے۔ پولس کے افسیوں کے خادموں کے لیے یہ الفاظ تھے کہ اُنہیں اپنے ہمسایہ کی چیزوں کی تمنا نہیں کرنی ہے، بلکہ اس کی بجائے اُسے حاصل کرنے کے لیے اُس کی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے (اعمال 20:33-34)۔ یہ، جیسا کہ ہم دیکھیں گے، اشتراکیت پسند ذہن کے لیے بہت زیادہ دِق کرنے والا ہے۔

کیونکہ یہ غیر بائبلی ہے، اشتراکیت ہمیشہ مسیحیوں کے دوبارہ گھڑی اور دوبارہ مال منڈی بنتی ہے اس انداز سے جو اس کی لاقانونیت کا لبادہ اوڑھتے ہوئے اسے مہربانی اور خدا ترسی کے پردے پیچھے ایسا کرتی ہے اُن کے لیے جو اس کے حمایتی ہیں۔ جیسے ہیور نے مشاہدہ کیا" سیاستدادن اور حاقل صاف تلفظ کو مہیا کرتے ہیں اور حسد اور ناراضگی کے لیے عزت کے ساتھ اسے تاؤ دیتے ہیں، جو اُن کی اشتراکیت کے لیے حمایتی ہوتے ہیں۔ یہاں ایک ہائی پروفائل مارکیسٹ ہے جو مسیحی سامعین کے لیے ری پیکنگ مارکیس ازم کے لیے خاص طور پر موثر ہے، لیکن اپنے بھیس بدلنے کی قابلیت کے پیشِ نظر اپنے اقتصادی فلسفہ میں "ریڈار کے نیچے" اُڑ رہا ہے۔ یہ مارکیسٹ ٹِم کیلر ہے، جو نیویارک شہر میں ریڈیمر پریسبائٹرین چرچ کا پاسٹر ہے۔

یہ ہوسکتا ہے اُس کے قدامت پسند ایونجیکل مطالعہ کرنے والوں کے حیرانی ہو کہ ٹِم کیلر کی حالیہ کتاب، ہر اچھی دوڑ دھوپ کرنے والا: آپ کے کام کو خدا کے کام سے جوڑتا ہے، یہ مارکیسٹ نظریہ کے لیے اختصار ہو، اور یہ کیلر کا حل اُس بیگانگی کے لیے ناقابلِ امتیاز ہو۔ یہ اُس کے پڑھنے والوں کو یہ جاننے کے لیے حیران کر دے گا کہ کیلر کے اس اجرت کے نظریہ کو مارکس ازم سے اخذ کیا گیا۔ یہ اُس کے مطالعہ کرنے والوں کے حیران کُن ہوگا کہ جب کیلر کلیسیاؤں کی جدید مثالیں دیتا ہے جو مسیحی اقتصادیات پر لاگو ہوتی ہیں، تو وہ اُن چرچوں اور تنظیموں کی شناخت کرتا ہے جو مکمل طور پر مارکسٹ ہیں، اور ساؤل الِنسکی سے متاثر ہیں، جو کہ رولز آف ریڈیکلز کا مصنف ہے۔ اس مضمون میں، ہم کیلر کے الفاظ پر نظرِ ثانی کریں گے اور اُس کے ذرائع پر جو اُس کے اقتصادی نظریہ کو قائم کرتے ہیں۔ جو ہم سرمایہ داری اقتصادیت میں سے تغیر کے لگاتار بہلاوے کو تلاش کرتے ہیں یہ اشتراکیت اقتصادیت کے لیے جو مارکسٹ اصولوں کی بنیاد پر جدوجہد کرتے ہیں جو اور بائبلی مسیحیت کی زبان جیسا لبادہ اوڑھتے ہیں۔

مارکس کا اجنبیت (بیگانگی) کا نظریہ

مارکس کے مطابق، معاشرے میں اجنبیت اُس وقت واقع ہوتی ہے جب "جب کوئی انفرادی شخص یا کوئی انفرادی گروپ۔۔۔ اپنے کام کو ایک دوسرے کے لیے آزادی کے ساتھ جاری رکھتا ہے۔" اور مزدوری کی اجرت "جو اجنبیت کے لیے بہت مستحکم ہے۔" مارکسٹس۔ او آرجی کے مطابق، "جب اجرت پر کام کرنے والے اپنی مزدوری کی طاقت کو زندہ رہنے کے لیے کماتے ہیں، اور سرمایہ داری اُس مزوری کے عمل کے مالک ہوتے ہیں، تو کام کرنے والوں کی پیداوار، حقیقی سمجھ میں مزدوری کام کرنے والوں کے لیے اجنبیت ہوتی ہے۔" جب ایک آدمی پیسے حاصل کرنے کے لیے کام کرتا ہے جس وہ زندہ

رہنے کے لیے خوراک پیدا کرتا ہے، وہ اپنی محبت کی پیداوار غیر منصفانہ طور پر اجنبی بن چکا ہوتا ہے۔ ٹم کیلر کی حالیہ کتاب، ہر اچھی کوشش، کام کرنے کے مسیحی رسائی کے طور پر سامنے پیش کیا گیا ہے، لیکن یہ کلیسیا میں مارکسٹ اقتصادیت کے لیے کیلر کا دفاع ہے۔ کیلر اسے واضح بناتا ہے:

کرل مارکس پہلا شخص تھا جس نے یورپین انڈسٹری میں انیسویں صدی کے آغاز پر واہ واہ میں "اجنبی مزدوری" کی بات کی۔۔۔ انڈسٹری اقتصادیت میں بڑی شفٹ اس اقتصادایت کو جاننے اور سمجھنے کے لیے اسے کام کی صورتِ حال لے ساتھ ترقی دی گئی، لیکن بے شمار دیگر لوگوں کو کم اجرت پر نوکریوں میں پابند کر لیا گیا جس سے وہی اُن کام کی پیداوار یا پھلوں سے بیگانہ لاتعلقی قائم ہوئی۔

کیلر سادہ طور پر مارکس کے اقتصادی نظریہ کی بنیاد کو دوبارہ بیان کر چکا ہے: کیونکہ سرمایہ دار اس مزدوری کے عمل کے مالک ہوتے ہیں، کام کرنے والوں کی پیداوار بہت حقیقی سمجھ میں کام کرنے والوں کے اجنبی ہوتی ہے۔ ایسے ماحول میں، مارکس نے لکھا، "میرا کام زندگی کے لیے اجنبی ہے، کیونکہ میں زندہ رہنے کے کام کرتا ہوں، میں اپنے لیے زندگی کے ذرائع کو حاصل کرنے کے کام کرتا ہوں۔"

مارکس، سرمایہ، 1، 1: "مال اسباب اور پیسے" 1: مال اسباب"، 4، مال اسباب کا تجزیہ اور پوشیدگی"۔

دیکھیے "اجنبیت"

http://www.marxists.org/glossary/terms/ a/l.htm.

دیکھیے، "اجنبیت"

http://www.marxists.org/glossary/terms/ a/l.htm.

ٹم کیلر، ہر اچھی کوشش: آپ کے کام کو خدا کے کام سے جوڑتے ہوئے (نیو یارک: پینگوئن گروپ، 2012)، 104، 105۔

لیکن مارکیسٹ کے پاس حل ہے: "اجنبیت کو مزدوری کے عمل کے ساتھ درحقیقت انسانی تعلقات کو بحال کرنے کے ساتھ غالب آیا جا سکتا ہے، اُن لوگوں کے دوسرے لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کام کرنے کے ساتھ، اُن کی اپنی انسانی فطرت کے انداز کے طور پر کام کرتے ہوئے، نا صرف زندہ رہنے کے لیے کمانے کے ساتھ غلبا پایا جا سکتا ہے۔"

کیلر شروع سے وضاحت کرتا ہے کہ اُس کی کتاب کا مقصد اجنبیت پر غالب آنا ہے درست طور پر ایسا کام کرتے ہوئے جس کی مارکسٹ صلاح دیتے ہیں۔ وہ قریبا راست باز نہیں ہے، بلکہ یہ درحقیقت وہی ہے جو اُس کا کرنے کا مقصد ہے۔ کیلر لکھتا ہے،

رابرٹ بیلاہ کی کتاب، دل کی عادات، نے بہت سے لوگوں کی مدد کی جو ہمارے "بیان کردہ انفرادیت" کی تہذیب کے ساتھ پیوستہ ہے ۔۔۔ (عادات کے اختتام پر، مصنف ایک پیمائش کا عمل کرتا ہے جو نہ ظاہر ہونے والی تہذیب کی طرف جاتا ہے: "حقیقی فرق بنانے کے لیے (یہاں بُلاوے یا صلاحیت کی دوبارہ موزونیت کے لیے، سب کی بھلائی کے لیے حصہ ڈالنے کے طور پر کام کرنے کا نیا طریقہ کار ہے اور یہ کسی کی اپنی ذاتی ترقی کے لیے نہیں ہے۔" یہ ایک غیر معمولی بیان ہے۔

"بیان کی جانے والی انفرادیت" "جو" ہماری تہذیب کو کھائے جا رہی ہے،" یہ مارکس کے اجنبیت کے تصور کو بیان کرنے کا ایک دوسرا طریقہ ہے، جیسے کہ، "جب "کوئی انفرادی شخص یا انفرادی گروپ ۔۔۔ اپنے کام کو کسی دوسرے کے لیے آزادی کے ساتھ جاری رکھتا ہے۔" بیلاہ کا چیلنج، جسے اوپر بیان کیا گیا، یہ سادہ طرح مارکسٹ کے حل کی یاد دہانی ہے۔ کیلر اس میں ڈوبتا اور بیلاہ کے چیلنج کو حاصل کرتا ہے:

اگر بیلاہ درست ہے، ہماری عیاں نہ ہونے والی معاشرے کی اُمیدوں میں سے ایک اُس خیال کو ڈھانپنا ہے کہ تمام انسانی کام محض ایک نوکری نہیں ہے بلکہ بُلاوہ ہے ۔۔۔ اور اس طرح، بیلاہ کے چیلنج سے اپنے کے لیے سراغ کو پاتے ہوئے، اس کتاب میں ہم وہی کریں گے جو ہم مسیحی ایمان اور کام کی جگہ کے درمیان ارتقائی اور تغیراتی تعلق کو منور کرنے کے لیے کر سکتے ہیں۔

کارل مارکس، جیمس مل پر آراء، اکنامکس ڈاکومنٹس پولیٹیک، 1844، http://www.marxists.org/archive/marx/works/1844/james-mill/، 5 جنوری 2014 پر حاصل کردہ۔

دیکھیے "اجنبیت" http://www.marxists.org/glossary/terms/a/l.htm.

کیلر، ہر اچھی کوشش، 18، 19، (اصل میں انگلش میں ضروری تاکید)۔

جس کی بیلاہ نے تجویز دی وہ "ناکامی کی سزا اور کامیابی کے اجر کو کم کرتے ہوئے سرمایہ داری کے خاتمے کے لیے حکومتی دست اندازی کرنا تھا۔ مطالعہ کرنے والے کو مارکیسٹ "چیلنج کے وسیع اشتراکیت اور اقتصادی بامعنی ہونے کی طرف اشارہ دینا تھا جسے بیلاہ کی جانب سے جاری کیا گیا اور کیلر کی جانب سے حاصل کیا گیا، ہم دل کی عادات سے بیلاہ کے اصل الفاظ کو مہیا کرتے ہیں جن میں کیلر کا چھوڑ اجانا بھی شامل ہے:

اگر ہم سماجی اقتصادیت میں دوبارہ جان ڈالنے پر زور دینے میں درست ہیں، پھر ایک تنقیدی طور پر اہم عمل یہ ہے کہ جسے حکومت نئے سیاسی ماحول میں حاصل کر سکتی ہے، کرسٹوفر جینکس کے الفاظ میں، یہ "ناکامی کی سزا اور کامیابی کے اجر" کو کم کرنے کے لیے ہے۔ ہوس کے بہت زیادہ اجر کو کم کرنے اور خاتمے کے ہمارے خوف کو کم کرنے کے لیے جیسے ناکام لوگ ہمارے معاشرے میں کام کے مطلب کو بڑی تبدیلی کے امکان کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں۔ حقیقی فرق بنانے کے لیے، ایسے اجر کی تبدیلی بُلاوے یا صلاحیت کے نظریہ کے دوبارہ موزونیت کا حصہ ہوگی، اس کے بدلے میں کام کا نیا خیال جو سب کی بھلائی کے لیے حصہ ڈالنا ہے اور جو کسی کی اپنی ترقی کا ذریعہ ہے۔

بیلاہ اپنی اس کتاب سے ہمیں کرسٹوفر جینکس کی تعریف کے عنصر کے لیے بُلا رہا ہے، جینکس یہ صلاح دیتا ہے کہ ہمیں حکومتی مداخلت اور سرمایہ دارانہ تعلق کو توڑتے ہوئے جو کوشش اور اجر کے درمیا ہے اس کے وسیلہ آمدنی کی تقسیم کو یکساں کرنا چاہیے۔ یہ مارکس ازم ہے۔ اپنی کتاب میں جینکس اس خواہش کا لبادہ اوڑھنے کی کوشش نہیں کرتا: پڑھنے والوں کو اب اکٹھا ہونا چاہیے کہ ہمارا بنیادی مقصد آمدنی کی مساوی تقسیم کے ساتھ ہے۔

جو دونوں جینکس اور بیلاہ کو دق کرتا ہے وہ پیداواری اجرت، اور اجر کے خطرے کو جوڑنے والا سرمایہ دارانہ نظریہ ہے۔ اس مسئلے کو درست کرنے کے لیے، بیلاہ،

یلر، ہر اچھی کوشش، 18، 19۔

رابرٹ نیلی بیلاہ، دل کی عادات: انفرادیت اور امریکی زندگی میں پابندی (برکلے، سی اے: یونیورسٹی آف کیلیفورنیا پریس، 1985)، 287، 288۔

کرسٹوفر جینکس، رابرٹ ال، برابری: خاندان کے اثر کی تشخیص اور امریکہ میں سکولنگ (نیویارک: بنیادی کتب، 1972)، 261۔

"ہمارے معاشرے میں کام کے مطلب کی بڑی تبدیلی" کے اثر کے مارکسٹ حل کی تجویز دیتاہ۔ کیلر مارکسٹ سیاق و سباق سے اس کی پہلی تندرستی سے کلیسیا میں اسے جاری رکھتا ہے۔ یہ کیلر کی جانب سے بیلاہ کے کام کے لیے کوئی حادثاتی یا گزرنے والا حوالہ نہیں ہے۔ اس کی بجائے یہ کیلر کا پختہ مضمون ہے۔ ہر اچھی کوشش کے بعد، کیلر اس پر دوبارہ زور دیتا ہے، پڑھنے والے کو یاد کراتے ہوئے کہ اس کی کتاب کا مقصد مارکیسٹ کے اہم حل کے لیے بیلاہ کے چیلنج کا جواب ہے: بیلاہ نے ہمیں اس خیال کو ڈھانپنے کے لیے بُلایا کہ کام ایک بُلاوہ، یا صلاحیت ہے، جس میں سب کی بھلائی کے لیے حصہ شامل ہے اور یہ صرف اس لیے نہیں۔۔ جو کسی کے اپنے فائدے کے لیے ہو، جو کسی کی اپنی بھرپوری اور طاقت کے لیے ہو۔"

مارکس از کے لیے بیلاہ کی مشابہت کی ابتداء اُس کے اپنے الفاظ کی گواہی ہے: "میں کمیونسٹ پارٹی کا رکن تھا جیسے ہارورڈ کو 1947 سے 1949 تک ڈگری نہیں ملی تھی۔ اس عرصہ کے دوران میں اُس وقت جان ریڈ کلب میں مبتلا تھا، ایک جانی پہچانی سٹوڈنٹ آرگنائزیشن جس کا تعلق مارکیس ازم کے

ساتھ تھا۔ اس لیے، یہ کوئی حادثہ نہیں تھا، کہ بیلاہ کا ''چیلنج مارکس کے حلم کو اس مسئلے کے لیے لاگو کرنے کے لیے بُلاوہ تھا۔ حیرانی یہ ہے کہ کیلر اسے اوپر اُٹھاتا ہے اور کلیسیا سے توقع کرتا ہے کہ ''ہمارے عقد حل کرنے والے معاشرے کے لیے اسے اُمید کے طور پر نگل جائے۔''

اجرت کے لیے مارکس کا نظریہ

اجنبیت کے لیے مارکس کا حل اس کی مکمل تبدیلی تھی کہ کیسے لوگ اجرت (معاوضہ) کے بارے قیاس کرتے ہیں۔ سرمایا داری کے بارے مارکس کی غرض یہ تھی کہ اجرت کا حاصل کرنا جو مزدوری کے عوض ہے یہ کسی ایک کی خدمت کرنا ہے، اس کی بجائے کہ معاشرے کی ضرورتوں کو پورا کیا جائے ''پیداوار زندہ رہنے کو حاصل کرنے کا ذریعہ بن چکی ہے۔۔۔ میں اپنے لیے پیدا کر چکا ہوں نہ کہ تمہارے لیے، بالکل جیسے آپ اپنے لیے پیدا کر چکے ہیں نہ کہ میرے لیے۔'' مارکس کے لیے، اجرت اپنی مزدوری کے عوض کچھ حاصل کرنا تھا نہ کی پیسہ، لیکن اس چیز پر غور کرنے کی خوشی، میری زندگی کے ظہور'' کے طور پر ایک پیداوار ہے، اور معاشرے کی ضرورتوں کی خدمت کرتے ہوئے اطمینان ہے:

\- - - - - - - - - - -

کیلر ہر اچھی کوشش، 66، (ایچ سی ایس ان اور بیل)

رابرٹ بیلاہ، ''ایڈیٹرز کے لیے'' نیویارک کتابوں کی نظر ثانی، (14 جولائی، 1977)۔

http://www.nybooks.com/articles/archives/1977/jul/14/veritas-at-harvard-another-exchange/,

مارکس، جیمس ایل پر تبصرہ

\- - - - - - - - -

اپنی پیداوار میں اپنی انفرادیت کو مادی شکل میں پیش کرونگا، یہ ایک خاص کردار ہے، اور اسی لیے اس سرگرمی کے دروان اپنی زندگی کے آشکارہ ہونے میں ایک انفرداری لطف اندوزی نہیں ہے، بلکہ یہ بھی ہے جب ایک چیز پر غور کیا جاتا ہے جس میں مجھے اپنی شخصیت کو جانتے ہوئے انفرادی خوشی حاصل ہوتی ہے، جو حواس کے لیے قابل دید ہوتی ہے۔۔۔ اپنے لطف اُٹھانے میں یا میری پیداوار کو استعمال کرنے سے مجھے اپنے کام سے انسانی ضرورت کو پورا کرنے کی براہ راست خوشی حاصل ہوگی۔۔۔ اور اس چیز کو پیدا کرتے ہوئے دوسرے شخص کی بنیادی فطرت کی ضرورت کے ساتھ رابطہ رکھتے ہوئے ایسا ہوگا۔۔۔ میری زندگی میں کسی شخص کے انداز میں میں آپ کی زندگی میں براہ راست آپ کے اسلوب بیان کو رکھوں گا، اور اسی لیے میری انفرداری سرگرمی میں میں براہ راست اس کی تصدیق کرونگا اور سچی فطرت کو محسوس کروں گا، اپنی انسانی فطرت کو اور اپنی آبادی کی فطرت کو۔

مارکس کے اجرت کے نظریہ کا ایک حمایتی ڈورتھی سیر تھا، اور ہر اچھی کوشش میں، کیلر سیر سے اسے درست طور پر حاصل کرنے کو کہتا تھا۔ مارکس کی مانند، سیر پیسوں کی مزدوری سے ناراض ہوتا تھا، اور اُس نے محسوس کیا کہ مزدوری کو کسی کی سچی فطرت کے اسلوب بیان کے طور پر ہونا چاہیے بجائے اُس سرگرمی کے جسے مزدوری کو کمانے کے لیے کی جائے۔ یہ سچی فطرت، اُس کا یقین تھا کہ اسے معاشرے کی خدمت کے لیے صرف کیا جائے بجائے، کوئی زر حاصل کرنے کے مقصد کے۔'' اسی لیے اُس نے اپنے دو مضامین، ''عقیدہ یا بے ترتیب مادہ''؟ اور ''کیوں کام؟'' میں لکھا۔

جدید رحجان کی پہچان کسی کام کے ساتھ اجرت حاصل کرنے کے ساتھ پہچان کرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔۔۔ غلط کاری جو کسی انسان کی معاشرے کی خدمت میں پیدا کردہ قوت کا اسلوب بیان نہیں ہے، بلکہ کچھ اُس چیز کے لیے جو وہ پیسے اور آسائش حاصل کرنے کے لیے کرتا ہے۔۔۔ کام کے بارے سوچنے کی عادت ایسے ہے جیسے کوئی ایک پیسہ کماتا ہے جو ہمارے اندر بہت زیادہ پختہ ہے جس کا خوف کے ساتھ تصور کر سکتے ہیں جو ایک ارتقائی تبدیلی ہے اور یہ کام کے کرنے کی اصطلاحات کی بجائے اس بارے خیال کرنا ہوگا۔

سیر کی نظر میں کچھ حاصل کرنے کے ذریعہ کے طور پر کام کرنے کا خیال ایک ''بدعت'' ہے

مارکس، جیمس ل، پر تبصرہ
ڈورتھی سیئر، "کام کیوں؟" ڈسنٹنڈ جرچ کے لیے خطوط: مسیحی تعلیم کے فائدے کے لیے دلائل (ناشویلی: تھامس نیلسن، 2004)۔ 65، 125

بالکل جیسے یہ مارکس کی نظر میں تھا۔ اور مارکس کے ساتھ، سیئر کمرشل لین دین میں قیمت کی میکانیت کو ختم کرنا چاہتا تھا، اور اسے تمام چیزوں اور خدمات کے عوامی احاطے کے ساتھ تبدیل کرنا چاہتا تھا۔ کام کرنے والوں کو اسی لیے اسے جاری رکھنے کے لیے مہیا کیا جاتا تھا کہ وہ اپنے تخلیقی جذبے کو جاری رکھیں۔ اُنہیں مزید تنخواہ کا قیاس نہیں کرنا چاہیے، یا اُن کی پیدا کردہ چیزوں کی مانگ نہیں کرنی چاہیے۔ درحقیقت، سیئر نے سوچا کہ کام کرنے والوں کو اُن کے پیشوں کے انتخاب کرنے کے قابل ہونا چاہیے اور ایسا "اقتصادی آزادی یا" کسی اور دور اندیشی کے ساتھ ہونا چاہیے۔ معاشرے کو ہر شخص کے لیے اُس کی مہارتوں اور قابلیتوں کے مطابق مانگ کرنا تھی، اور اُنہیں اُن کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے کافی معاوضہ دیا جانا چاہیے۔ اُس کی اجرت اُس کی مزدوری کی پیداوار کا ارادہ کرنا ہے اور یہ جاننا ہے کہ وہ اُسے معاشرے کی خدمت کرنی ہے۔ وہ لکھتی ہے:

یہ کیسی ارتقائی تبدیلی ہوگی اس کام کے بارے خیال کرنا بجائے اُس کیے ہوئے کام کی اصطلاحات کے۔ ایسا کرنے کا مطلب ذہن میں یہ رویہ اپنانا ہے کہ ہمیں اپنی غیر ادا شدہ مشغلوں اور کا، یا آسائشی دلچسپیوں کے لیے محفوظ رہنا ہے، اُن چیزوں کے لیے جنہیں ہم بناتے ہیں اور خوشی سے کرتے ہیں، اور چیزوں اور لوگوں کے بارے اپنی عدالتوں کے معیار کے لیے بناتے ہیں۔ ہمیں کارِ عظیم کے لیے پوچھنا چاہیے، نہ کہ "کیا اس سے ہمیں کچھ ملے گا؟ لیکن یہ انسان کے لیے "اچھا ہے" نہ کہ "جو وہ بناتا ہے؟" لیکن اُس کے کام کی قیمت کیا ہے؟ یا چیزوں کی، نہ، ہم اُنہیں خریدنے کے لیے لوگوں کو مائل کر سکتے ہیں؟ لیکن یہ میری لیاقت کے لیے تجربہ ہوگا؟۔۔۔ بالکل جیسے معاشرہ کام کرنے والے کو حقیقی دولت کے ساتھ بدلے میں نوازتا ہے تاکہ وہ اپنے کام کو مناسب طریقے سے جاری رکھ سکے، اس کی نسبت کی کہ وہ اس کا اجر پائے۔ کیونکہ اُس کا کام اُس کی زندگی کی پیمائش ہے، اور اُس کا اطمینان ہے جسے وہ اپنی فطرت کی بھرپوری اور اپنے کام کی کاملیت کے لیے پاتا ہے۔

سیئر، "عقیدہ یا افراتفری" ڈسنٹنڈ جرچ کے لیے خطوط، 65
سیئر، کیوں کام؟ ڈسنٹنڈ جرچ کے لیے خطوط، 131
سیئر رومن کیتھولک سوشل تعلیم کو بھی سکھاتی ہے، جب وہ بھی رومنٹ انفرادیت تھی۔
سیئر کا مطلب، "مالیت" تھا جو فری مارکیٹ کی قیمت کی میکانیت سے الگ تھا۔ جیسے وہ اپنے اگلے پیراگراف میں واضح کرتی ہے، ایک پیداوار کو اس کی قدر کے مطابق ہونا چاہیے (سیئر 126)۔

یہ مارکس ازم ہے۔ سیئر دوسری جنگ عظیم کے عروج پر ان نتائج پر پہنچی، اور اس پر تعجب ہوئی، خوف کے عالم میں جب اپنا بچاؤ کرنا بنیادی مقصد تھا، ہر ایک کی توجہ منافع کی بجائے اپنے کام کے معیار پر تھی۔ درحقیقت، وہ بہت گہرے طور پر سرمایہ داری سے نفرت کرتی تھی، اور اس نے تجویز دی کہ معاشرے کی جنگ کے وقت ذہنیت جنگ کے بعد محفوظ رکھی گئی: "کیا ہمیں واپس اُسی لالچی تہذیب میں جانا چاہیے اور اُسے ضائع کرنا چاہیے جسے ہم "زندگی کے اونچے معیار" کے لائق بناتے ہیں؟ اب ہر اچھی کوشش میں، کیلر سیئر کی نشاندہی کرتا ہے، "کام پر ارتقائی انداز میں غور کرتے ہوئے، اور اس نظریہ کے طور پر کالمیبیا کو پیش کرتا ہے۔ کیلر کو سیئر کی حکمت کے لیے تعریف کے پُل باندھنے کو سنیئے "یہ کام پر غور کرنے کا ارتقائی طریقہ ہر ایک کو عام فہم اور بلند مقصد دیتا ہے: اپنے ہمسایہ سے محبت کرتے ہوئے خدا کو جلال دینا اور اپنے کام سے اُن کی خدمت کرنا شامل ہے۔ مصنف ڈورتھی سیئر اس کی تفصیل بیان کرتی ہے کہ کیسے بہت سے برٹش مردوں اور عورتوں نے دوسری جنگِ عظیم کے تاریک دنوں کے درمیان اس کام کو سمجھنے کے لیے ٹھوکر کھائی۔"

اِس نئی دُنیاوی ترتیب کو لانے کے لیے، سیئر سچے مارکیسٹ انداز کی تجویز دیتی ہے کہ دُنیا کے کام کرنے والوں کو متحد ہونا چاہیے اور ادنیٰ درجے کی جھگڑیوں

کو اُتار پھینکنا چاہیے، تا کہ ادنٰی طبقہ کو لیا جا سکے۔

اب اِس سوال کا جواب، کہ اگر ہم یہ جاننے کے لیے مستحکم ہیں کہ ہمارے بارے کیا ہے، کیا ہمیں امیر تعمیراتی اور پیسہ لگانے والوں کو چھوڑ دینا چاہیئے۔ اگر یہ لوگ آنے والے سالوں میں دُنیا کو منظم کرتے، یہ اس لیے ہے کیونکہ ہم اپنی طاقت کو اُن کے ہاتھوں میں سونپ دیتے ہیں۔

سیئر، ڈائسنٹ ادجرچ کے لیے خطوط، 125، 126، اصل تاکید۔

سیئر، ڈائسنٹ ادجرچ کے لیے خطوط، 119، 121

سیئر، ڈائسنٹ ادجرچ کے لیے خطوط، 123،

http://sermons2.redeemer.com/sermons/medita tion-what-it)

کیلر ہر اچھی کوشش، 74۔

سوال کا جواب کام کرنے والے اور خرچ کرنے والے کی طرف سے دیا جا سکتا اور دیا جانا چاہیے۔۔۔ہمیں راتوں رات اپس زبردست اقتصادی فائدے کو لانا چاہیے جو بغیر کسی شریعت اور ارتقا کے ہو، اور یہ اس کے ساتھ مل کر کام کرنے سے انکار کے ساتھ ہو، جو کچھ ہم کرتے ہیں، ہمیں اُس کا بڑی مشکلات کے ساتھ سامنا کرنا چاہیے۔ اس کے بھیس کو بدلا نہیں جا سکتا۔ لیکن یہ اس کے نتیجہ میں بڑے فرق کو پیدا کرتا ہے اگر ہم اقتصادی سوچ میں اس حقیقی تبدیلی کا عزم کر رہے ہیں۔ اور اس کے وسیلہ میرا مطلب اوپر سے نیچے تک بنیادی تبدیلی سے ہے ایک نئے نظام کے ساتھ، نہ کہ اُسے پُرانے نظام کے ساتھ جس کو مختلف لوگوں کے گروہوں کی حمایت حاصل ہے۔

کیلر کہتا ہے کہ اس عورت کی اجرت کے بارے یہ تھیوری، مسیحی کام کے لیے ایک نمونہ ہے، اس اجرت کے نظریہ کو سیدھا مارکیس سے اخذ کیا گیا ہے جس سے اجنبیت کے مارکیسٹ مسئلے کو حل کیا گیا۔ یہ سیئر کے لیے کوئی اتفاقی حوالہ نہیں تھا۔ بلکہ کیلر اُس کی طرف بار بار پلٹتا ہے: ''پس ڈورتھی سیئر لکھ سکتی تھی۔۔۔ڈورتھی سیئر تفصیل بیان کر سکتی تھی، ڈورتھی سیئر لکھتی ہے۔۔۔ڈورتھی سیئر اس نقطے کو کھول کر بیان کرتی ہے۔۔۔ڈورتھی سیئر ہمیں سمجھنے میں مدد کرتی ہے۔۔ یہی ہے جو ڈورتھی سیئر کا مطلب تھا۔۔۔۔''

یہاں یہ یاد رکھنا مددگار ہو گا کہ کیلر نے ہر اچھی کوشش کو بیلاہ کے چیلنج جو اجنبیت کے مسئلے کو حل کرنے کے تھا اُسے پیش کیا۔ وہ کتاب کا اختتام سیئر مارکیسٹ کے حل کے ساتھ کرتا ہے: ''یہی ہے جو ڈورتھی سیئر کا مطلب تھا جب اُس نے ہمیں کام کو کرنے کی دلیل پیش کی۔'' بیلاہ کے چیلنج کو اس کے اصل سیاق و اسباق میں یاد کیجیے جو ایک مارکسٹ بلاوہ تھا تا کہ ''نا کامی کی سزا اور کامیابی کے اجر کو کام کیا جایے۔'' ہوس کے بے حد ہونے اور نا کام ہونے کے ساتھ ختم ہونے کے بے حد خوف کے ساتھ اس کا اجر ہمارے معاشرے میں کام کے معنی میں بڑی تبدیلی کا امکان ہو سکتا تھا اور ایسا اسی بڑی تبدیلی کے ساتھ ہو گا۔'' کیلر بیلاہ کے معقولہ کے لیے اِسے چھوڑتا ہے، لیکن وہ اسے واضح طور پر اپنے نتیجہ کے لیے نہیں چھوڑتا:

سیئر، ڈائسنٹ ادجرچ کے لیے خطوط، 123، 125

کیلر ہر اچھی کوشش، 38، 74، 76، 110، 111، 229، 241۔

کیلر ہر اچھی کوشش، 18

کیلر ہر اچھی کوشش، 241۔

وہ جو اس کام کی سمجھ کو تھام لیتے ہیں اُن کے پاس اب بھی کامیابی کی کوشش ہو گی، لیکن وہ اپنے مفلس نتائج کے ساتھ مایوسی کے ساتھ زیادہ کام نہیں کریں گے۔ آئیں یاد کریں کہ مارکیس ازم کا حتمی مقصد ''مزور کو اُس کی اجرت سے الگ کرنا'' ہے، اور کام کرنے والوں کے درمیان مقابلہ کو ختم کرنا ہے۔ بیلاہ کے

چیلنج کا جواب دیتے ہوئے، کیلر خیال کرتا ہے کہ اُس نے مسیحی کام پر پہنچنے میں ہماری مدد کی ہے، لیکن وہ ہماری مارکیٹ کی جانب راہنمائی کر چکا ہے۔

ریفارم (اصلاح) کے دو نمونے

کیلر سکھاتا ہے کہ کلیسیا متحرک طور پر پالیسی بنانے والوں اور سیاسی دست اندازوں کے وسیلہ سے ہدایت کو مہیا کرتے ہوئے سماجی نظاموں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اسے موثر طور پر کرنے کے لیے کلیسیا کو لازما اصلاحی ذہن والا بننا ہے، اور کیلر اس کے دو نمونے پیش کرتا ہے "کیلی فورنیا ماڈل" اور "نیو یارک ماڈل" کیلی فورنیا ماڈل اوک لینڈ میں ایلن ٹیمپل بیپٹسٹ چرچ ہے، "فل سروس چرچ کو نمونہ ہے۔" نیو یارک ماڈل جو 1980 کی دہائی میں، بروکلین، نیویارک میں کلیسیاوں کے اتحاد میں ایسٹ بروکلین چرچز (ای بی سی) کا ماڈل (نمونہ) ہے۔ دونوں ساؤل الینکسے کے مارکیسٹ فلسفہ سے متاثر ہیں جیسے اُس کی کتاب میں بیان کیا گیا ہے، بنیاد کے لیے حکمران، اور عام متحرک طور پر آزاد الٰہیات کو سکھاتے ہیں۔ وہ جو ساول الینکسے سے واقف نہیں ہیں، اُس کا بنیاد پرستی کے لیے حکمرانی کا مقصد اُن کی جنگ میں اُنہیں اختیار دینا نہیں تھا، اور اُس طاقت کو قبضہ میں کرنے کے لیے اور ارتقاء کے ذریعے اسے لوگوں کو دینے کے لیے بڑی تنظیموں کو قائم کرنا تھا۔ کیلر کی جانب سے کلیسیا کے لیے بیان کردہ نمونے (ماڈلز) اس کے لیے تجویز کیے جا چکے ہیں۔

ایسٹ بروکلن جماعتیں (ای بی سی)

اس کے ویب پیج کے مطابق، "ای بی سی نیویارک اور براؤنسولی میں 1980 میں پائی گئی۔" اس کی یہ جگہ خاص طور پر لیفٹ ابتدا کرنے والوں کے لیے مشکوک تھی، کیونکہ اشتمالیت پسند اور اشتراکیت پارٹی کے "سنڈے سکولز" 1900 کے ابتداء میں ذی اثر تھے۔

کیلر، ہر اچھی کوشش، 79۔
مارکس، جیمس لی، تبصرہ۔
اینجلز، اشتمالیت کے اصول، سوال 18، (iv)۔
دیکھیں کیلر، ہسٹری آف مرسی، دشمن کی راہ نکالو، 2nd ایڈیشن،
(طلبرگ، این جے، ابنڈ آر پبلشنگ، 1997)، 190۔
کیلر، ہسٹری آف مرسی، 190۔
ساؤل الینکسے، بنیاد پرستوں کے لیے اصول، (نیو یارک، ونٹیج کس ایڈیشن، 1989)، 3۔
http://ebc-iaf.org/.

سنڈے سکولز کو "سرمایہ دارانہ تہذیب" کے غلبے کو کم کرنے کے مقصد کے لیے قائم کیا گیا تھا، اور اُس علاقہ میں ہمسایہ تنظیموں کی کوششوں کے لیے اثر کے لیے۔ "ای بی سی بذاتِ خود،" آئی اے ایف (انڈسٹریل ایریاز فاونڈیشن۔ ایڈیٹر) کے ساتھ شہری تنظیم کے پروجیکٹ کے ساتھ الحاق شدہ ہے اُس تربیتی نیٹ ورک کے ساتھ جسے ساؤل الینکسے اور اُس کے ساتھیوں نے 1968 کے آخر میں قائم کیا تھا۔" اس کی بہت زیادہ تعریفی کم آمدنی کے والے ہاوسنگ پروگرام نحمیاہ پلان، کو ای بی سی کی دوسرے لوگوں کی جائیداد کی ضبطی کے لیے شہر کے دباؤ کی قابلیت کے ساتھ اسے بھڑکایا، اور اسے نمایاں اثر کے ساتھ قبضہ میں کر لیا، اور پھر اسے کم مارکیٹ ریٹس پر ای بی سی کو دے دیا یا بیچ دیا۔ دوسرے الفاظ میں، فری مارکیٹ کے دام کی میکانیت کے وسیلہ ہمسایہ کی جائیداد کے لیے اس کی قدر کی بجائے، ای بی سی جائیداد کو طلب کرتی ہے، اور حکومت پر دباؤ ڈالتی ہے کہ وہ ہمسایہ کی زمین کو لے، جہاں ہمسایہ سے نفرت پیدا ہوتی ہے جو یہ دعویٰ کرنے کے لیے جائیداد کا مالک ہوتا ہے کہ وہ اُس سے محبت کرتے ہیں جسے اس کی ضرورت ہے! ای

بی سی نام نہاد "انجیل کی تبدیلی" کو مارکیسٹ "ارتقا" کی پیشگی کے لیے الینکسے کے بنیادی طریقہ کار کو استعمال کرتا ہے۔

ایلن ٹیمپل بیپٹسٹ چرچ

ایلن ٹیمپل بیپٹسٹ چرچ کے پاسٹر کے طور پر، جے۔ الفریڈ سمتھ، لکھتا ہے، "ہماری جڑیں، آزاد الہیات، سماجی انجیل کی تحریک کی کالی الہیات ہیں" اُس کی حالیہ کتاب، نرسنگا پھونکنا، کا میلان "یسوع کے بیچ کی پروسس" "آزاد الہیات" ہے اور اسے مارکیسٹ کارنل ویسٹ سے تعریف کی طور پر حاصل کیا جا چکا ہے۔

وینڈل ای۔ پیٹرچ، اوانسیلی، روکلن پابلکس، یہودی، اور تیمو کی تبدیلی (شیکاگو: یونیورسٹی آف شکاگو پریس، 2002)، 36۔39۔

سیوک پابلکسس نیٹ ورک، "ایسٹ بروکلن جماعتوں کا تنہا گھروں کی تعمیر"

2013 جنوری 5 http://www.cpn.org/topics/religion/ eastbrook.html,

انتھنی ڈی پاما، تنہا پلان کامیابی، جیکن۔۔۔ نیو یارک ٹائمز، 27 ستمبر 1987۔

سیم رابرٹ، "ایسٹ بروکلن میں کلیساؤں کی انجیل کی تبدیلی کی منادی" نیو یارک ٹائمز، 24 مارچ 1988۔

رابن ہورے، انتھنی بی۔ پین، اور ہیری آر۔ سویٹر، لڑکوں کی جنگل اور امیکہ میں کالا مذہب "خاموشی کو توڑنا بلیک پاسٹرز الینکس کی اسجاب ہے" الفریڈ سمتھ (واپنکس: آئی این انڈیانا یونیورسٹی پریس 2004)، 140۔

چارلوٹی ڈاپلیو میکر سے الفریڈ سمتھ، اور روکس بنت "کا نگریشن جنوب مشرقی کا تینڈ جوز سنگا پھونکنے کے لیے بے نقاب ڈاکڑ" سے۔ الفریڈ سمتھ اور ایڈ ورڈ ڈاکڑ، روکس بنت "ریوائز ڈ ایڈیشن (بولنگ برنگ، این بی اے پیٹر آف ڈاکس بیلنگ، 2013)، 2۔

ریورنڈ ڈانی ایل اے۔ ہورڈ ایلن ٹیمپل بیپٹسٹ چرچ میں ایک جسٹس منسٹر، اور سرواول اور بیونڈ کے لیے لوگوں کے انسٹیٹیوٹ کا منتظم اور ترتیب کرنے والا۔ "لوگوں کا یہ ادارہ ایک ایسی تنظیم ہے جو "دوسرے منتظمین ماڈلز سے سیکھے گئے اسباق" کو استعمال کرتے ہوئے معاشرتی منتظمین کی ترتیب کرتے ہیں، خاص طور پر اُن کی جنہوں نے ساؤل الینکسے سے تحریک اور راہنمائی پائی۔" مختصر یہ ہے، ایلن ٹیمپل ایک اشتراکی چرچ ہے جس نے اپنے آپ کو ساؤل الینکسے کی روح میں مارکیسٹ لیبریشن الہیات کے لیے پیش کیا۔

کیلر کے اصلاح کار

اِس مقام پر ہم کیلر کی اجنبیت، اجرت، کام اور کلیسیائی تنظیم کے بارے سوچ پر نظر ثانی کر چکے ہیں۔ اِن موضوعات پر اُس کی مارکیسٹ سوچ جو ویکیوم میں قائم نہیں کیا گیا تھا۔ اُس پر بہت سے غالب اشتراکیت پسند اور ماہرِ الہیات کا اثر تھا، جس کے لیے وہ باقاعدہ طور پر اپنے مضامین کے حمایت حاصل کرنے کے لیے کرتا ہے۔ ہم کیلر کے اقتصادی فلسفہ کے لیے اُن کے بہت زیادہ حصہ ڈالنے پر غور کریں گے۔ اُنہوں نے اقتصادیت کو بہت کمزور کیا، یہاں تک کہ اشتراکیت یا مارکیسٹ کے طور پر، اور لگاتار سرمایہ داری کو کم کرنے کے لیے اقتصادی ارتقا کے لیے اس کی ضرورت کو الفاظ میں بیان کیا۔

وینوتھ رچینڈر کا "اہانت آمیز انصاف"

اپنے حالیہ کام میں، حالی ہمت انصاف میں، کیلر درست طور پر خدا کو "یتیموں کے باپ، بیواؤں کا دفاع کرنے والے کے طور پر بیان کرتا ہے،" لیکن پھر وہ فوری طور پر اس تذکرے کو کلاس سسٹم کے لیے نئی چیز کا اضافہ کرتا ہے: "یہ اُن چیزوں میں ایک ہے جو وہ دُنیا میں کرتا ہے۔ اُس کی شناخت نا تو اُس کے طور پر ہوتی ہے، وہ اُن کے مقصد کو اُٹھاتا ہے۔ ہمارے سمجھنے کے لیے یہ مشکل ہے کہ قدیم دُنیا میں یہ کیسے انقلابی تھا۔ سری لنکن فلاسفر وینوتھ رچینڈر اسے"

آہانت آمیز انصاف'' کہتا ہے۔

کورنل ویسٹ "رِسنکا پکار کے جانے کی تعریف۔"

http://soundingthetrumpet.org/2013/10/25/cornel-west-praises-sounding-the-trumpet/,

https://www.allen-temple.org/pastoral-team/36-information/ pastoral-team/359-rev-daniel-budford, 5 مارچ 2014

مارجری فریمن، بچاؤ و رأس پار کے لیے لوگوں کے انسٹیٹیوٹ کی تاریخ

16 اکتوبر 2013 ,www.soflo.fau.edu/sfrc/ documents/History_PeoplesInstitute.doc

ٹیموتھی کیلر، عالی شان انصاف (نیویارک، ریور ہیڈ بکس، 2010)، 6۔

رچنڈرا کہتا ہے کہ انجیل کا انصاف کے بہت رسوا بنا تا ہے، وہ یہ کہ یہ مارکیسازم اور سرمایہ داری کے جدید ریاست کو تہہ وبالا کرتا ہے۔ ظاہری طور پر یہ رچنڈرا کے اشتراکیت کی جدید ریاست کو تہہ وبالا نہیں کرتا۔ وہ انجیل کو اشتراکیت کے طور پر دیکھتا ہے جو سرمایہ داری کی مخالفت کرتی ہے، کیونکہ سرمایہ داری مارکیٹ کو اُن کام کرنے والوں کو زبردستی اُن کے دام کو لانے کے لیے اختیار کرتی ہے، جیسے پولس رسول نے کیا جب وہ بھوکا تھا اُس نے اُن کی مہارتوں کو بڑھایا یا اُن کی اُجرت کو کم کرتے ہوئے ایسا کیا۔

خاص طور پر، وہ شکایت کرتا ہے کہ انڈین کام کرنے والے مغربی کمپنیوں سے نئی بھرتی کیے جاتے ہیں اُن ٹیلی فون تفتیش کے لیے، ''جو کریڈٹ کے بارے''، ایئرلائن شیڈول، یا ڈش واشر کے طور پر ہوتی ہیں'' دُنیا کی اقتصادیات میں حصہ ڈالنے کے لیے، وہ انگریزی نام استعمال کرتے ہیں، اُن کے خریداروں کے لیے آگاہ تلفظ کے کے ساتھ بولنے کو سیکھنے کے لیے ٹیلی ویژن کے شوز دیکھیے، اور وہ ایسا کام کرنے والوں سے کم کریں گے جب وہ مغربی لوگوں کی ادائیگی کریں گے۔ جو رچنڈرا اپنی شکایت میں بیان کرتا ہے وہ یہ کہ انڈین کال سنٹر پر کام کرنے والے جو اس میں اپنی اضافی کوشش کرتے ہیں وہ اپنی لوکل انڈین مارکیٹ میں تین گنا زیادہ کما سکتے ہیں۔ دوسرے الفاظ میں، انڈیا کے پاس ذرائع ہیں جنہیں پیسہ لگانے والے خوشی کے ساتھ فری مارکیٹ ایکسچینج میں خریدنے کے خواہاں ہیں، اور اِس کا نتیجہ دونوں پارٹیوں کے لیے دولت پیدا کرنا ہے۔

یہ رچنڈرا کے ہضم کر سکنے سے بڑھ کر ہے، اور ''انجیل'' کم از کم اُس کی اشتراکیت اٹوپین ورژن ہے، جو صرف اُس کے انہضام کا علاج ہے۔ کاروباری مواقوں کے لیے ''ایک دوسرے کے ساتھ مقابلہ میں کوناں کوں مقامات کی بجائے، یہ کہ، فری مارکیٹ کا مقابلہ کرنے کے لیے رچنڈرا کہتا ہے کہ انجیل کو یقین دلانا ہے، ''عالمگیر فوائد کو مساوی طور پر تقسیم کرنا، جو جو کام کرنے والوں کے اپنی مہارتوں کو مارکیٹ کے لیے ترتیب دینے میں تکلیف کے بغیر ہو۔ وہ کہتا ہے کہ ہمیں یہ سب جاننا ہے، اگر ہم وال سٹریٹ کے قدموں میں بیٹھتے ہیں، اور اشتراکیت پسند طالبِ علم کا راہنما لمیا ولیچو، اور اُن سے یہ سیکھتے ہیں کہ، ''مسیح کی پیروی کیسے عائد ہوتی ہے۔''

ویناتھ رچنڈرا، یسوع کی رسوائی، (ڈاؤنرز گروو، آئی ایل: انٹرورسٹی پریس، 2001)، 25۔

ویناتھ رچنڈرا، ''عالمگیر دعا، مقامی عمل،'' سوجرنرس (مئی 2004)،

http://sojo.net/magazine/2004/05/ pray-globally-act-locally, 27 ستمبر 2013

کرس واکر اور مورگان ہارٹلے، انڈیا کے کال سنٹرز کا تہذیبی دھچکا،'' (فوربس میگزین، 12/16/2012)،

www.forbes.com/sites/morganhartley/2012/12/16/the-culture-shock-of-indias-call-centers/,

25 ستمبر 2013 پر حاصل کردہ۔

رچنڈرا، ''عالمگیر دعا، مقامی عمل۔''

جور مچنڈرا کہتا ہے کہ ہمیں بہت نچلی سطح کی تبدیلی" کی ضرورت ہے جو سماجی ترتیب میں ضروری تبدیلی پر اثر کرتی ہے، یا اس پر بہتر نقطہ رکھتی ہے، یعنی مارکسیٹ ارتقاء۔ یہ کراس کا "رسواء انصاف ہے جسے کیلر اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارش کرتا ہے۔

گسٹیو گٹروز اور "غریب کے لیے خدا کا ترجیحی انتخاب"

کیلر گسٹیو گٹروز کا حوالہ دیتے ہوئے فیاضی والے انصاف کو جاری رکھتا ہے: " یہ بائبل میں تاکید کرتا ہے کہ جیسے لاطینی امریکن ماہر الٰہیات گیسٹو گٹروز، خدا کے غریب کے ترجیحی انتخاب کی بات کرتا ہے۔" پہلی نظر میں یہ غلط دکھائی دیتا ہے، خاص کر موسوی شریعت کے اقتباسات کی روشنی میں جو کسی امیر غریب کو کوئی فوقیت دینے کے بارے خبردار کرتے ہیں (احبار 19:15، استثناء 1:16۔ 17)۔ اب بائبل کہتی ہے کہ خدا غریب کا دفاع کرنے والا ہے، یہ کبھی نہیں کہتی کہ وہ امیر کا دفاع کرنے والا ہے۔"

اگر خدا "غریب کے لیے ترجیحی انتخاب" رکھتا تھا، جیسے گیسٹو گٹروز اسے بیان کرتا ہے، تو اسے قیدی لڑکی کو آزاد کرانا تھا اور نعمان سُریانی کو اُس کے لوڑھ سے آزاد کرنا تھا۔ اس کی بجائے، نعمان کا کوڑھ جاتا رہا اور اُسے اُس کی قید میں ڈالا گیا (2 سلاطین 1:5۔ 19)۔ خداوند ظاہری طور پر مختلف فوقیتوں کو رکھتا ہے اُس کی نسبت جن کا گٹروز دعویٰ کرتا ہے (لوقا 4: 27)۔ یہ سچ ہے کہ کبھی نہیں کہتی کہ خدا "امیر کا دفاع (بچانے) کرنے والا ہے، بلکہ خدا راستباز کو بچاتا ہے (زبور 5: 12) اور بعض اوقات راستباز امیر ہوتے ہیں (امثال 13: 11)۔ جب خدا نے نیبوتھ کی حفاظت کی یہ محض اس لیئے نہیں تھا کہ وہ غریب تھا، غُلام تھا اور اپنی مزدوری کی چیزوں سے بیگانہ تھا، بلکہ کیونکہ، سرزمین کے مالک کے طور پر اُپنی پیداوار کے ذرائع سے مالک تھا، اُس کی جائیداد کے حقوق کو کسی سے پامال کیا گیا تھا جس نے خیال کیا تھا کہ وہ خلیے کے ذریعہ اپنے ہمسایہ کی چیزوں کو ہتھیانے کے لیے آزاد ہے (1 سلاطین 21: 1۔ 19)۔ انصاف کے معاملات میں، خدا رکھنے اور نہ رکھنے کی حمایت کرتا ہے اگر وہ بعد میں قصور ٹھہرتے ہیں (امثال 6:30۔ 31، 1 سلاطین 3:16۔ 28)۔ اقتباسات غریب کے لیے خدا کے دفاع کو رکھتے ہیں جب وہ انصاف کے معاملے میں بغیر دفاع کے ہوتے ہیں۔ (زبور 72:4، 82:3، 4، یعقوب 5:4)۔

رچندرا، کفارہ و قرض، 16 اکتوبر 2011،

http://vinothramachandra.wordpress.com/2011/10/16/redemption-and-debt/,

کیلر، عالی انصاف، 7۔

لیکن جب غریب بذاتِ خود بے انصافی کرتے ہیں، خدا اُن کا دفاع نہیں کرتا لیکن پراپرٹی رائٹس کا دفاع کرتا ہے، جی ہاں، امیر کے جائیدادی حق کا دفاع۔

یہ گٹروز کے فہم کو دق کرتا ہے جو کہ "لاطینی امریکن ماہر الٰہیات نہیں ہے" جیسے کہ کیلر اُسے کہتا ہے۔ وہ ایک رومن کیتھولک کاہن ہے اور مارکیسٹ لبریشن الٰہیات کی تحریک کا بانی ہے۔ جیسے کہ گٹروز کی تحریروں سے یہ گواہی ملتی ہے، جسے وہ "خدا کی غریب کے لیے ترجیحی انتخاب" کہتا ہے، یہ درحقیقت گٹروز کا مارکیسٹ کے لیے ترجیحی انتخاب ہے۔ گٹروز لکھتا ہے، "کیونکہ کچھ، جو اس آزادی کے عمل میں حصہ لیتے ہیں اس کا مطلب اُنہیں اشتراکیت پسند بننے کے الزام سے دھمکائے جانے کی اجازت نہیں ہے۔ مثبت سمت میں اس کا مطلب سماجیت کے رستے کو اختیار کرنا ہوسکتا ہے۔۔۔۔یہ تبدیلی معاشرے کی بنیاد میں ایک بنیادی تبدیلی کی طرف اشارہ ہوسکتا ہے، یہ کہ، پیداوار کے ذرائع کی ذاتی ملکیت کی طرف۔"

دوسرے الفاظ میں، گٹروز مارکیسٹ ارتقاپسند ہے۔ لیکن کیلر گٹروز مارکس ازم کو لیتا ہے اور اس کی تجدید کرتا ہے جیسے کہ خدا کے انصاف کی سرگرمی کی یکجائی

کے لیے۔ سیاق و اسباق میں، کیلر کہتا ہے کہ "خدا ق ہر اسرائیلی عبادت اور معاشرتی زندگی میں ہر ایک کے دل میں انصاف کو داخل کر چکا ہے، استثنا 19:27 میں، کونسی لعنتیں ہیں، "اُس ایک کے لیے جو اجنبی، یتیم اور بیوہ کے لیے انصاف کو روکے رکھتا ہے۔" ہم یہاں پڑھنے والوں یاددلائیں گے، کیونکہ کلیلر ایسا نہیں کرتا، کہ خدا نے بھی پیداوار کے ذرائع کے مالکین کے پراپرٹی رائٹس کے لیے اپنی سرگرمی کو داخل کیا، اس کے ساتھ ساتھ اشتراکیت کے لیے اپنی نفرت کو، "جو ہر اسرائیلی کے دل کی عبادت اور معاشرتی زندگی میں ہے۔ اسی باب میں: "لعنتی ہے وہ جو اپنے ہمسایہ کی زمین کو ختم کرتا ہے، اور سب لوگ کہیں آمین۔" (استثناء 17:27)۔

ڈانی ایل بل اور "سرمایہ داری کی تہذیبی تردیدیں"

ہر اچھی کوشش میں، کیلر پڑھنے والے کو اطلاع دیتا ہے کہ "یہاں تک کہ بہت کامیاب سرمایادارانہ معاشروں میں جیسے کہ یونائیڈ اسٹیس میں، بہت سارے تہذیبی تردید کی پہچان کرتے ہیں کہ خرچ کرنے والے کا رجحان خود ضبطی کی ہر خوبی کو تباہ کر دیتا ہے اور اُس ذمہ داری کو جس پر سرمایہ داری کی بنیاد ہے۔"

کمینہ گرز وز لبریشن تھیالوجی (میری کنال، این واسکہ اوربس نگس، 1988)، 65، 116، اصل تاکید۔
کیلر، عالی شان انصاف، 9۔

اس کی گواہی کے طور پر، کیلر 1978 کے دانی ایل کے کام کا حوالہ دیتا ہے، "سرمایا داری کی تہذیبی تردیدیں۔" الفاظ کے طور پر، کیلر ایسا کہتے ہوئے دکھائی دیتا ہے کہ یہاں تک کہ سرمایہ داری پہچان کرتی ہے کہ سرمایہ داری بنیادی طور پر عیب دار ہے۔ لیکن بل سرمایہ دار نہیں تھا۔ بل، جس کی پہلی محبت "مارکس ازم تھی، ایک ماننے والا اشتراکیت پسند تھا جس نے بعد میں سرمایہ داری کے سامنے اشتراکیت کی طرف جھکاو کیا۔ "اشتراکیت کی موت بہت المناک تھی، اور نا قابلِ یقین، یہ بیسویں صدی کی سیاسی حقیقت تھی۔۔۔" بل کا 1978 کا کام اشتمالیت سے متاثر تھا جس نے دعویٰ کیا کہ سرمایہ داری اندرونی طور پر تردیدی ہے، اور اسی لیے یہ ناپائیدار ہے، اور اسے لازما ناگزیز طور پر مارکس ازم سے تبدیل کیا گیا۔ سرمایہ داری کی "تہذیبی تردیدوں" کو درست کرتے ہوئے، بل نے لکھا، اس کے لیے وقت اور بنیادی سماجی تبدیلیاں درکار ہیں، یا مزید یہ کہ مارکیسٹ ارتقا:

بہت سے سماجی تناؤ کو ابھارنے کے لیے اور معاشرے کی عوامی ضرورتوں کی مال گزاری کے لیے ذرائع موجود ہیں (یا ہونگے، جب ویت نام کی جنگ ختم ہوئی)۔ بڑی ضرورت یہاں وقت ہے، سماجی تبدیلیوں کے لیے جن کی ضرورت ہے (غریبوں کے لیے معقول آمدنی اور ویلفیئر کو قائم کرنے کا نظام، یونیورسٹیوں کی دوبارہ تنظیم، ماحول کا کنٹرول) انہیں ایک دہائی یا اس سے زائد عرصہ میں قابو کیا جا سکتا ہے۔

یہ وہ شخص ہے جسے کیلر یہ دکھانے کے لیے تسلیم کرتا ہے کہ سرمایہ دارانہ معاشروں میں لوگ یقین رکھتے ہیں کہ سرمایہ داری ناپائیدار ہے اور یہ ممکنہ طور پر تبدیل ہو جائے گی۔

رئی ان ہولڈنیبور: "اشتراکیت کو امریکہ میں ہونا چاہیے"

ہر اچھی کوشش میں، کیلر ہر کسی کے اپنے قبیلے یا قوم کی دوسروں پر دلچسپیوں "سرفرازی کے بُت" پر مقصد حاصل کرتا ہے، اور ری ان ہولڈ نیبھور کو اس مقصد کا احاطہ کرنے میں مدد کے لیے بلاتا ہے: "امریکن ماہرِ الٰہیات ری ان ہولڈ نیبھور یہ سمجھا کہ کسی ایک کے اپنے قبیلے یا قوم کا کسی دوسرے پر کی دلچسپیوں کے استحقاق کا رجحان ہمارے گناہ آلود دلوں کی کائناتی خطرے میں مبتلا ہونا ہے۔"

کیلر، ہر اچھی کوشش، 147۔

وانی ایل بل پہلی محبت اور ابتدائی غم، "پاریسا ان کلچر ثانی، والیم 48 نمبر 4 (1981)، 532۔551۔

مارکس اینڈ اینگلز، کیمونسٹ مینی فیسٹو، باب 1: "بورژیس اور پرولتیرین۔" بل، وانی ایل، "سرمایہ داری کلاسیکی تہذیبی تردید میں،" جرنل آف ویسٹرن ٹیک ایجوکیشن، والیم 6 نمبر 1/2 سپیشل ڈبل ایشو: سرمایہ داری تہذیب اور تعلیم (جنوری۔اپریل 1972)، 11۔38۔

یہاں، کیلر نیبھور گیفورڈ کے لیکچرز سے اخذ کرتا ہے، جو اُس نے 1939 میں پیش کیے، اور بعد میں اُس نے اسے اپنی تخلیق، انسان کی فطرت اور منزل میں شائع کرایا۔ لیکن نیبھور، ایک مارکیسٹ کے طور پر تکبر کے گناہ کا تصور کرسکتا تھا ماسوائے اُس مارکیسٹ لینز کے۔ مغروری کا یہ گناہ، جو اُس نے اسی لیکچر میں کہا، "یہ اُن افراد اور کلاسز میں عروج پکڑتا ہے جو سماجی طاقت کے عام درجے سے بڑھ کر اسے رکھتے ہیں۔" اُس نے لکھا، معاشرے کو تباہ ہونا ہے، "طاقت کی قسم جسے سماجی طور پر ذمہ دار نہیں بنایا جاسکتا (طاقت جو نمونے کے طور پر اقتصادی مالکیت میں سکونت کرتی ہے)۔ آخر پر، نیبھور نے پیشن گوئی کی کلاس کے جھگڑے کی وجہ سے، امریکہ میں سرمایہ داری" امریکن مارکسیین عام لوگوں کی ایمرجنسی سے اس کی پیروی کرتے ہوئے چارنا چار ہو جائے گی۔" وہ اُن لوگوں کے درمیان تھا جنہوں نے "1936 میں سوشلسٹ پارٹی کے کنٹرول کو حاصل کیا تھا جس پر یہ نقطہ" پارٹی کے لیے فتح کو چھوڑنا" نے نئی زندگی کو لایا۔ اگرچہ اُس نے ممکنہ طور پر شوسلسٹ پارٹی کو ترک کردیا، لیکن اُس ان کبھی سوشل ازم کو ترک نہیں کیا: "سوشلسٹ نظریہ کے عناصر بعد میں 1947 یا 1948 میں اُس کے خیال میں معنی خیز کردار ادا کرتے رہے، لیکن سوشلسٹ پارٹی کے لیے اُس کی وفاداری روزویلٹس کی تھرڈ ٹرم حمایت کے ساتھ ختم ہوگئی۔۔۔۔ امریکہ میں اِس اشتراکیت کے بڑھ کر کچھ بھی واضح نہیں ہے اُن کچھ دیگر عناصر کے وسیلہ جو سوشلسٹ پارٹی کے علاوہ ہیں۔" نیبھور کو "بیسویں صدی کا سپریم امریکن ماہرِ الٰہیات" کہا گیا، اور کوئی ایک اس انداز کو حاصل کرتا ہے کہ کیلر نے اُس بڑے احترام کے ساتھ رکھا۔ اکیلے خدا کے ساتھ بناوٹ میں: نیبھور نے جواب دیا۔۔۔ پہلے، کہا نیبھور۔۔۔ نیبھور نے پہچان کی۔۔۔ نیبھور نے **دلیل** پیش کی۔ نیبھور نے سکھایا۔۔۔ نیبھور نے یقین کیا۔۔۔ نیبھور کہتا ہے۔۔۔ نیبھور **دلیل** پیش کرتا ہے۔۔۔

کیلر ہر اچھی کوشش، 138، 139۔

ری ان ہولڈ نیبھور، انسان کی فطرت اور منزل: ایک مسیحی تشریح، والیم 1: انسانی فطرت (لوئیس ویلی، کےوائے: ویسٹ منسٹر جان ناکس پریس، 1996)، 189۔ ری ان ہولڈ نیبھور، اخلاقی انسان اور غیر اخلاقی معاشرہ: اخلاقیات اور سیاسیات کا مطالعہ، دوسرا ایڈیشن (ویسٹ منسٹر جان ناکس پریس، 2013)، 20۔ پر انحصار ان او جیل نیبھور، اخلاقی انسان اور غیر اخلاقی معاشرہ، 144۔

مشون، 96۔

ری ان ہولڈ نیبھور، امریکن تاریخ کا آہنی پن (شکاگو: آئی ایل یونیورسٹی آف شکاگو پریس، 2010)، بیک کور۔

جیسے نیبھور نشاندہی کرتا ہے۔۔۔ اگر نیبھور درست ہے۔۔۔" جیسا کہ ہم پہلے مشاہدہ کرچکے ہیں، مارکیس ازم خود لالچ کی بُت پرستی میں پائی جاتی ہے، اور اس کا تھوڑا سا بھی فکر ہمارے لیے نہیں ہے جسے کیلر نیبھور میں مغربی "تہذیبی دیوتاؤں" کی تنقید کی آواز میں پاتا ہے، لیکن نیبھور کی اپنی بُت پرستی کو نہیں دیکھتا جو اس کے لیے بالکل واضح ہے۔

مائیکل سچلر: ”اندرونی حصہ میں سرمایہ داری کا (صورت بدلنا) تبدیل ہونا“

اُس کے مضمون اجنبیت کے مسئلے کو جاری رکھتے ہوئے، کیلر مائیکل سچلر کے کام کا ذکر کرتا ہے، ایک مسیحی ماہرِ اقتصادیات جو ”اُن نکتہ چینیوں کا خلاصہ کرتا ہے جسے مسیحیوں اور دوسروں نے سرمایہ داری کو موجودہ دور میں اسے اس کے درجہ پر رکھا۔ تقریباً تمام مسائل غیر معمولی طور پر انسانی تعلقات کے کھو جانے کے ساتھ حوالہ دیے گئے ہیں۔“ مائیکل سچلر ریلیشن شپ گلوبل ان کیمبرج، انگلینڈ کا سی ای او ہے۔ اپنی کتاب میں، اندورنی حصہ میں سرمایہ داری کا صورت بدلنا میں، اُس کی تنقید یہ ہے کہ سرمایہ داری اڈم سمتھ کے نا قابلِ دید ہاتھ پر انحصار کرتی ہے۔ بجائے اُس کمپنی کی دولت کو استعمال کرنے کے جو اقل اور معاشرتی مقاصد کی خدمت کے لیے ہوتے ہیں۔ اسی لیے سرمایہ داری کو کوپرنیکون ارتقا“ کی ضرورت ہوتی ہے، جسے یوں کہتا ہے، کہ اسے واپس لانے سے اجنبیت کے مارکیسٹ حل کے لیے متحد ہونے کی ضرورت ہے، جیسے مارکیسٹس کہیں گے، ”مزدوری کے عمل کے لیے سچا انسانی تعلق۔“

ہمارے دعوے کا دل یہ ہے کہ ”کوپرنیکون ارتقاء“ کو مستند کارِ عظیم کے لیے بنیاد کے طور پر ہونے کی ضرورت ہے۔ ہمارا ڈنیا پر غور کرنے کا موجودہ طریقہ کار اس کے سر کو استعمال کرنا ہے۔ مزید سٹیک ہولڈرز کے تعلقات کو مالی حقیقت کی خدمت کے طور پر دیکھا گیا ہے، لیکن یہ مالی شکل و صورت نسبتی مقاصد کے طور پر دیکھا جانا چاہیے۔

اس مقصد کو سمجھنے کی یہ تبدیلی کا مطلب یہ ہے کہ کمپنی انفرادی مقاصد کے ڈھیر سے دستبردار ہوتی ہے، جس کا مقابلہ اکثر دوسرے کے ساتھ ہوتا ہے، جو کسی طرح اڈم سمتھ کے انداز میں معجزاتی طور پر پوشیدہ رہتا ہے جو ایک بہتر نتیجہ پیدا کرتا ہے، بلکہ، سٹیک ہولڈر جو ایک کمپنی میں ہوتے ہیں وہ ایک دوسرے کو جانتے ہیں اور کم از کم محدود سمجھ میں، معاشرہ بنتے ہیں، وہ کام کرتے ہیں جو تمام اشالیت پسند کہانی کو بانٹتے ہوئے، گفتگو کے ساتھ کرتے ہیں، باہمی عزت، دلچسپیوں کی صف بندی اور عام سمت کے ساتھ کرتے ہیں۔

کیلر خدا کی بناوٹ، 101،111۔
کیلر ہر اچھی کوشش، 222۔

سچلر حتمی طور پر ایک کمپنی میں ملازموں کے بلند اور کم اجرت کے درمیان کم سے کم ادائیگی کے فرق کو بیان کرتا ہے۔ وہ اس خیال سے پریشان ہو گیا کہ ایک ملازم کا معاوضہ کی بنیاد اُس کی پیداواری صلاحیت کے درجے پر ہوتی ہے: یہ واضح ہے کہ کم ادائیگی کرنے والے ملازوں کے کاروبار کی حصہ داری کو بہت غیر ضروری ہونے کے طور پر دیکھا گیا ہے؟“ یہ مارکیس ازم ہے، اور یہی ہے جسے کیلر سرمایہ داری کے ”مسائل“ کو حل کرنے کے لیے بیان کرتا ہے۔

مارکس ازم: ”ہمارے کام کی ”انجیلی بنیاد“ زندہ رہتی ہے

ہر اچھی کوشش کے لیے اپنے تعارف میں، کیلر ”پلیتھورہ“ کی روایت کے لیے فریاد کرتا ہے کہ ”اس سوال کے لیے کسی طرح مختلف جوابات دینا کہ بُلاوے کے کام کو دوبارہ حاصل کرنے کے لیے ہمیں کیسے جانا چاہیے۔“ یہ سب جھگڑا پیدا کرنے والی روایات کو ایک ہی کتاب میں حل کیا جا سکتا ہے، وہ لکھتا ہے، لیکن، ہم چیزوں کو واضح بنانے کی اُمید کرتے ہیں۔“ جو کیلر ”چیزوں کو واضح بنانے کے لیے کر چکا ہے“ وہ مسیحی اصطلاحات میں کام سے مارکیسٹ نظریہ کی تجدید کرتا ہے۔ کتاب کا پیش لفظ اس کی داورسی کو بیان کرتا ہے کہ کیسے

جوشمس رشورتھ اور مائیکل سچلر، اندرونی حصہ میں سرمایہ داری کا صورت تبدیل کرنا (کیمبرج: ریلیشن شپ گلوبل، 2011)، 3۔

رشورتھی اور نکالر، 39/38۔

رشورتھی اور نکالر، 41۔

رشورتھی اور نکالر، 44۔

کیلر ہر اچھی کوشش، 22/21۔ (پیش لفظ منجانب کیتھرین لیٹری السلڈ روف)۔

کیلر نے ''ہمارے زندہ رہنے والے کاموں کے لیے انجیل کو لاگو'' کیا، جو گزشتہ 25 سالوں سے تھا، اور پھر اُس نے ''آخر کار وقت لیا کہ وہ اِن بنیادوں کو عملی شکل دے۔'' جو کیلر ہمیں ہر اچھی کوشش میں عیاں کرتا ہے یہ ہے، جو بذات خود لالچ کی بنیاد پر ہے، جو کہ بت پرستی ہے (کلسیوں 5:3)۔ اُس مخفی لالچ پر غور کیجیے، اُس بت پرستی پر جو کیلر کے اپنے خیالات میں ہے جسے وہ زیادہ بمقابلہ کم ماحول کی اخلاقی الجھاؤ کے طور پر قیاس کرتا ہے:

بہت زیادہ بتدریج بڑھنے والا ٹیکس کی ساخت کو بے انصافی کی قسم کے طور پر پیدا کیا جاسکتا ہے جہاں لوگ جنہوں نے سخت محنت کی ہوتی ہے وہ بے اجر جاتے ہیں اور اُنہیں زیادہ ٹیکسوں کی شکل میں سزا دی جاتی ہے۔ کم ٹیکسوں والا اور کم فوائد والا معاشرہ مختلف قسم کی بے انصافیوں کو پیدا کرتا ہے، جہاں خاندانوں کے بچے جو اچھی حفظانِ صحت اور چیدہ تعلیم کو دلا سکتے ہیں وہ اُن کی نسبت بہت وسیع اور اچھے مواقوں کو رکھتے ہیں جو ایسا نہیں کر سکتے۔

کیلر ایک جھوٹے فن کو پیدا کر چکا ہے، یہ تقاضا کرتے ہوئے کہ ہمیں ضبطی کے ٹیکسوں کی بے انصافی کے درمیان انتخاب کرنا ہے، یا چیزوں اور خدمات کی غیر مساوی تقسیم کی بے انصافی کے درمیان انتخاب کرنا ہے۔ یہی ہے جسے کیلر مہیا کرتا ہے، بیہور کے الفاظ میں، ''حسد اور ناراضگی کے لیے شعوری عزت کی پرت۔'' کیلر کے رویہ پیش کرنے کے ساتھ مسئلہ یہ ہے کہ بائبل ایک ہمسایہ کے خلاف کوئی اخلاقی مزاحمت کو لاگو نہیں کرتی جو ایک دوسرے کے لیے اچھی چیزوں کے لیے ہے۔ یہاں لالچ کے خلاف اخلاقی مزاحمت ہے، کوئی چیز جس کے لیے کیلر یہاں فرموش کرنے والا ہے۔ ہم اس مقام پر غور کرتے ہیں کہ فری مارکیٹ کی دام کی میکانیت وہ ہے جو بہتر حفظانِ صحت کے منصوبوں کو بناتی ہے اور کچھ لوگوں کے لیے بہترین نا قابل رسائی سکولز ہیں، اور اسی لیے یہ قلیل ذرائع کے مخلوط تصرف ست باز رکھتی ہے۔ جیسے ہم نے پہلے بیان کیا، سوشلسٹ اپنی خواہش اور اس کے اعتراض کے درمیان اخلاقی رکاوٹ کی عمارت کی دادرسی کو پسند نہیں کرتا۔ کیلر اس سے ناراض ہوتا ہے۔

''بے انصافی'' کے لیے بائبل کے جواب کی پہچان اس کے ساتھ ہے کہ ہم بڑھتے ہوئے ٹیکسوں سے دولت مند ہمسایہ کی جدائیداد کے لیے موزوں ہونے کا حق نہیں رکھتے اور اور غریب ہمسائیہ کے تصرف کی فوقیت کو اطمینان حاصل کرنے میں ضبطی نہیں کرتے۔

کیلر ہر اچھی کوشش، 17

کیلر خدا کی ساخت، 106/ 107۔

مزید، غریب ہمسایہ کو یہ سیکھنا ہے کہ اپنے ہمسایہ کی چیزوں، اپنے ہمسایہ کی صحت، اپنے ہمسایہ کی تعلیم، اپنے ہمسایہ کی آمدنی کی آرزو نہیں کرنی، ''نہ کسی چیز کی جو تیرے ہمسایہ کی ہے'' (خروج 20: 17)۔ بلکہ، اُسے ''اُنہی چیزوں سے گزارا کرنا ہے جو تیرے پاس ہیں'' (عبرانیوں 5:13)۔

اسی لیے، یہ ہمیں حیران نہیں کرتا ہے کہ کیلر اس طرح حرص کو دوبارہ بیان کرتا ہے جو کہ اقتصادی طور پر اُس کے لیے موثر ہے جو اس کے قصوروار ہیں! وہ سیر کو اجازت دیتا ہے کہ وہ ''لالچ'' کے طور پر بارآوری کو بیان کرے، اور وہ خود اسے بلند معیار زندگی کی تلاش کرنے کے طور پر بیان کرتا ہے۔ سیر کا حوالہ دیتے ہوئے، وہ لکھتا ہے، ''لالچ ہمیں پہلی گھڑی پر بستر پر سے اُٹھاتا ہے تا کہ ہم اپنے کاروبار میں سرگرمی اور زور لگائیں۔'' کیلر کہیں اور لکھتا ہے،

''لالچ۔ کو یہاں ہمارے میعارزندگی کو بڑھانے کے لیے لگاتار ہونے کے طور پر بیان کرتا ہے۔''

اگر کوئی شخص یہ جاننے کے لیے پُرتجسس ہے کہ معاشرے میں کیا ہوتا ہے جب قیمت کی میکانیت غائب ہوتی ہے، جب اجر اقتصادی اثر سے باز رہتے ہیں، جب اقتصادی غیر موثر پن ناکامی کے نتائج سے محفوظ ہوتے ہیں، جب لوگ مزید اپنے کاروبار میں سرگرمی اور جوش'' کو رکھنے کے جلدی اُٹھتے ہیں، اور مزید سخت کام سے بلند معیارِ زندگی کی تلاش نہیں کرتے ہیں، کیا ہوتا ہے جب بیلاہ مارکیسٹ کا رویا،'' اور وہ سب جو اس تبدیلی کے ساتھ جائے گا'' اُسے محسوس کیا جاتا ہے، اُسے مزید وینزیلا پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ وینزیلا میں مال اسباب کی قیمتیں خریدنے والے کی خواہش کی بنیاد پر ترتیب دی جاتی ہیں بجائے فری مارکیٹ کی قیمت کی میلانیت کے۔ ''بہتر اجرت'' کو حکومتی فرمان کے ساتھ ملازموں پر لاگو کیا جاتا ہے، نہ کہ ملازم کی پیداوار کی قدر سے۔ اسی لیے یہاں پیدا کی جانے والی چیزوں کے لیے محرک نہیں ہے، کیونکہ یہاں اس پیداوار کے ساتھ ملحقہ منافع نہیں ہے۔ یہاں خرچ کے لیے غیر محرک نہیں ہے، کیونکہ یہاں اس کے ساتھ کوئی سزا نہیں ہے۔

کیلر، ہر اچھی کوشش، 230۔

کیلر، فسٹری آف مری، 71۔

اینڈریو کاؤتھرون اور کارلس ریگلیس، "میڈورو گورنمنٹ وکیپاریز، وینزیلا الیکٹرونکس چین،" رائٹرز، 9 نومبر 2013،

http://www.reuters.com/article/2013/11/09/us-venezuela-economyidUSBRE9A808C20131109,

ایون ایر لس، "وینزیلا 2013 کی کم سے کم بڑھنے والی اجرت کے اوزار،" وینزیلا کا مشاہدہ، 1 ستمبر 2013،

http://venezuelanalysis.com/news/9993, 5 جنوری 2014۔

نتیجہ؟ پستی کی قلت۔ صدر میڈیرو اپنی پالیسیوں کے اثرات کے بارے شکایات کرتا ہے: وینزیلنز بہت زیادہ خرچ کرتے ہیں، اور کمپنیز زیادہ پیداوار نہیں کر رہیں۔ تیل کے ٹینکر بہت زیادہ تیل کے ساتھ ملک میں بے کار پڑے ہیں۔ یہاں گھومنے والے بلیک آوٹس ہیں، اور شہری بنیادی خوراک والی اشیاء کے لیے موت تک لڑائی کرتے ہیں، جیسے پنساری کے سٹور کی الماریاں خالی ہوتی ہیں۔ یہی ہے جو ہر معاشرے میں رونما ہوتا ہے جو ناکامی کے نتائج کو دور کرتا ہے اور کامیابی کے اجر کو ختم کرتا ہے۔ یہ سب کچھ میڈروا اور اُس کے طریقہ کار کو مساوات کے نام پر اور کام کرنے والے کی مدد کے نام پر جو اپنی مزدوری کی پیداوار سے بہت کم منحرف ہوتے ہیں اپنا کا کرتا ہے۔ اب آدم سمتھ کا ناقابلِ دید ہاتھ، کیلر کی طرف سے کم قدر رکھتا ہے اور اُس کے نصحت کرنے والے مارکیٹ کی الماریوں کو روزمرہ کی اشیاء کی چیزوں سے بھریں گے، دوبارہ لائٹس کو آن کریں گے، اور آئل ٹینکرز کو دوبارہ حرکت میں لائیں گے۔

اگر ہم واقعی اپنے ویزلین ہمسایوں سے محبت رکھتے ہیں، تو ہمیں یہاں فری مارکیٹ سرمایہ داری کے لیے حمایت کرنی چاہیے۔ اور وہ جو در حقیقت اپنے ہمسایوں سے محبت رکھتے ہیں اُنہیں ٹم کیلر مارکسٹ سوشل انجیل کو رد کرنا چاہیے۔

مارکس ازکی حقیقت یہ ہے کہ اس کی بنیاد لالچ، حرص اور بت پرستی پر ہے، اور یہ اپنے ہمسایہ سے نفرت کرنے کا موثر طریقہ ہے۔ اسے وہاں بیان کیا گیا ہے جہاں کہیں مارکس ازم کو لاگو کیا گیا ہے۔ اسے اس بناء پر مسیحیت کے ساتھ ملایا نہیں جا سکتا۔ جیسے کیلر نے خدا کے لیے وجہ میں لکھا، وہ قدامت پسند مسیحی ماحول میں پلا بڑھا تھا، لیکن اپنے چیز بنانے والے سالوں میں اُسے فرینک فرٹ سکول کے نیو مارکس از کے لیے پیش کیا گیا۔ اُس نے پایا کہ سماجی مستعدی بنیادی طور پر گرویدہ کرنے والی ہے، اور امریکی بارگیس معاشرے کی تنقید زبردستی تھی۔

الیسانڈرا ہیورٹاک اور بینا سٹرینج، "جیسے سوشلسٹ خواب ٹوٹتا ہے، وینزیلینز نکولس میڈورو کو شاویز کے لیے بُری کاپی کو پاتے ہیں،" ٹیلی گراف، 16 اکتوبر 2013

http://www.telegraph.co.uk/news/worldnews/southamerica/venezuela/10359267/As-socialist-dream-crumbles-Venezuelans-find-Nicolas-Maduro-a-bad-copy-of-Chavez.html,

5 جنوری 2014

وینزویلا آرڈرز عارضی ٹوائلٹ پیپر فیکٹری کا چارج سنبھالتا، "دی ٹیلی گراف، 21 ستمبر 2013،

http://www.

telegraph.co.uk/news/worldnews/southamerica/venezuela/10324852/Venezuela-orders-temporary-takeover-of-toilet-paper-factory.html,

5 جنوری 2014

پیٹر ہناک اور سٹر یج "جیسے سوشلسٹ خواب ٹوٹتا ہے"

\- - - - - - - - - - -

''دو خیموں'' کے درمیان انتخاب کا سامنا کرنا، کیلر کا ''تیسرے روحانی رستہ'' کو دیکھنا۔ ہر اچھی کوشش میں، وہ سوچتا ہے کہ وہ اسے پا چکا ہے، وہ مسیح کی انجیل کو مارکیس ازم کے ساتھ ''تیسرے رستے'' کو پیدا کرنے کی اُمید کے ساتھ ملا چکا ہے۔ بدقسمتی سے سب کچھ جو وہ کر چکا ہے وہ کلیسیا میں مارکیس ازم کی بت پرستی کو شامل کرنا ہے، جیسے اگر مارکیس ازم ہمسایہ کی تعین کردہ محبت کو استعمال کر سکتے ہیں۔ مارکیس ازم محض لالچ کا تعین کر سکتی ہے، اور یہ منطقی طور پر ناممکن ہے کہ ''تُو اپنے ہمسایہ سے محبت رکھ'' جبکہ ایک ہی وقت میں حکومت کے لیے، ''اپنے ہمسایہ کی چیزوں'' کی ہوس کرنے کو اکسانا ہوتا ہے۔ اب کیلر کو اسے رکھنا تھا۔

کیتھولک ازم اور کونسٹیٹیوشنل ازم میں حتمی اختیار

منجانب سی۔ جے اینگل

لیبرٹین یہ سیکھ چکے ہیں کہ کسی ایک کو اس حقیقت بارے تھوڑا مشکوک ہونا چاہیے کہ فیڈرل حکومت کی ایک برانچ، سپریم کورٹ، کے پاس یہ قابلیت ہے، یا وہ ایسا کرنے کا دعویٰ کرتا ہے، کہ وہ موثر قوانین کے لیے ریاستی عہدے کو استعمال کرے۔ یہ کہنے کے لیے کہ حکومت بذاتِ خود یہ فیصلہ کر سکتی ہے آیا کہ حکومت کے پاس خطرناک نظریہ کے لیے کچھ کرنے کا قانونی اختیار ہے یا نہیں ہے۔ لیبرٹین آج اٹھارا رین ازم سے موازنہ کرتے ہوئے بلند معیار کے طور پر قانون کو دیکھ سکتے ہیں، لیکن، اگر وہ اپنے ساتھ مخلص ہے، اس پر غور کرتا ہے کہ قانون بذاتِ خود فیڈرل حکومت نے قائم کیا ہے، جو کہ، سب حکومتوں کے لیے منہ کے بل کرنے کے لیے ہیں، وہ فوراً اپنی بڑھوتری کو شروع کرتا ہے۔ لیسنڈر سپونر اس کا مشاہدہ کرنے والا تھا جب اُس نے لکھا:

لیکن آیا کہ ریاستی قانون درحقیقت کوئی ایک چیز بنتا ہے، یا کوئی دوسری، یہ بہت یقینی ہے، کہ آیا کہ یہ اُتنا با اختیار ہے جتنی کی حکومت ہے جسے ہم رکھتے ہیں، یا یہ اس کی حفاظت کرنے کے لیے کمزور ہو چکی ہے۔ دوسرے معاملے میں یہ وجود رکھنے کے لیے نا تمام ہے۔

اس آخری فقرے پر ہو سکتا ہے بہت سے تکرار کریں۔ لیکن اسے کم از کم دیکھا گیا ہے اُس مناسب نتیجہ کے طور پر جسے بقیہ حوالے میں دیا گیا، کیا یہ قانون

\- - - - - - - - - - -

ٹیمتھی کیلر، خدا کے لیے سبب (وجہ): تشکیک ازم کے دور میں اعتقاد (نیو یارک: ڈاٹن، 2008)، xix، xi

\- - - - - - - - - - -

ایسی بڑی حکومت کو با اختیار بناتا ہے؟ ایک مخلص انسان کہے گا نہیں۔ لیکن پھر وہ مخلص آدمی انکار کر سکتا ہے کہ دستاویز دُنیا کی تاریخ میں بہت طاقت ور حکومت کو روکنے میں کمزور ہو چکی ہے؟ یہ ریاستی قانون کا ماننا اچھا ہے اگر یہ مرحلہ وار ہو۔ لیکن کیا کاملیت کے طور پر اس کی عبادت کرنا بت پرستی نہیں ہے؟ کیا متحدہ ریاستوں کے مضامین قانون کی نسبت مرکزی حکومتی نظام نہ ہونے کی اجازت نہیں دیتے؟ اور دستاویز کا تصور کرنے کے لیے یہ نااہل ادراک نہیں ہے جو کہ مضامین سے بہتر ہے؟ شاید بہت زیادہ قائم ہونے والی فیڈرل حکومت کا وجود نہ رکھنا انفرادی شخص کی آزادی کے لیے بہتر تھا۔

بہر حال ہمارا نقطہ یہ ہے کہ جب ہم اس کی اپنی طاقت کو بیان کرنے کے مخصوص کردار کے ساتھ تدوین کو رکھتے ہیں، تو بگاڑ اس پر چھا جاتا ہے اور کشادگی بڑھتی ہے۔ انسانی فطرت ثابت ہو چکی ہے کہ یہ رجحان ریاست پہ ریاست محدود نہیں ہے۔ رومن کیتھولک کلیسیا کے بارے کیا ہے؟ یہاں ایک ادارہ ہے جو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ یہ کلام کو بیان کرنے اور سرکاری تعلیم کا احاطہ کرنے کے مخصوص کردار کو رکھتے ہیں۔ اگر چہ یہ قانون کامل نہیں ہے، تو یہ بہتر ہوگا کہ اگر یہ فیڈرل حکومت کے عمل کا احاطہ کرنے بانسبت اُس کے جو فیڈرل حکومت دستاویز کے معنی کا احاطہ کرتی ہے۔ بالکل اسی طرح، پروٹسٹنٹ ازم اور کیتھولک ازم کے درمیان بڑا جھگڑا یہ ہے کہ بعد میں آنے والے دُنیا کو یہ بتانے کے لیے حتمی اختیار رکھنے کا دعویٰ کرتے ہیں جو بائبل کا مطلب ہے۔ رومن کیتھولک یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ رومن کلیسیا نے بائبل کو تیار کیا، اس کی صداقت کو ثابت کیا، اور اس کے معنی پر حتمی الفاظ رکھتے ہیں، لیکن اس میں، جیسے کہ سپریم کورٹ دعویٰ کرتی ہے کہ یہ اکیلی قانون کو بیان کر سکتی ہے، جو بہت زیادہ مشکوک دکھائی دیتا ہے۔ ''طاقت بگاڑتی ہے اور واجب الوجود طاقت کامل طور پر بگاڑتی ہے۔'' دلچسپ طور پر، یہ ذہانتی بیان رومن کیتھولک لارڈ ایکشن کی جانب سے تحریر کیا گیا تھا۔

اگر کانسٹیٹیوشنل ازم وجود رکھتا ہے، تو اسے پروٹیسٹنٹ نمونے کے طور پر کام کرنا چاہیے، رومن کیتھولک ماڈل بڑی حکومت کی اُسی طرح راہنمائی کرتے ہیں جیسے اس کی بااختیار طور پر اور سیاسی طور پر نکالی گئی رومن سٹیٹ کلیسیا کی طرح راہنمائی کی گئی تھی۔

سکیپٹیکل پڑھنے والے یہ قیاس کرتے ہوئے دخل اندازی کر سکتے ہیں کہ میں بائبل کے طور پر ایک ہی سطح پر کفرانہ قانون کو رکھتا ہوں۔ لیکن یہ بمشکل شرعی شکایت ہے۔ یہ قانون نہ تو سچائی کا احاطہ کرتا ہے نا ہی یہ بے خطا ہے۔ اور جیسے اوپر بیان کیا گیا ہے، ایک خیالی دُنیا میں، یہ قانون وجود نہیں رکھے گا۔ اسے بیان کرنے کے معیار کے ساتھ استعمال کیا جانا چاہیے اور اس سے ساز باز، بدسلوکی، اور فائدہ نہیں اُٹھانا چاہیے، جیسے کہ پچھلے دو سو سالوں سے کیا گیا ہے۔ اگر قانون کو زمینی طاقتوں سے غلط طور پر بیان کیا گیا ہے محض اس کے لیے حکومتوں کو زیادہ طاقت ور بنایا جائے، تو ایسے ہی رومن کلام کی کارپردازی کے لیے بھی سچ ہے۔ سپریم کورٹ کو اس کے بڑے اختیار سے دور رہنا چاہیے بالکل اُسی دستاویز سے جس سے رومن کیتھولک کلیسیا کو خدا کے کلام سے دور رہنا چاہیے۔ لیکن بدقسمتی سے دونوں نمونوں میں، روم اور واشنگٹن بہت خراب اور گناہ گار ہیں اُن سے کہنے کے لیے کہ وہ اب اپنے آپ کو روکیں کہ اُن کے پاس اتنی بڑی طاقت ایک پائپ ڈریم ہے۔ بہر حال، اچھا خداوند بڑی حکومت کرتا ہے اور بدلے کا تعلق اُس ک ساتھ ہے۔ نہ ہی روم نہ ہی ڈی سی ایسی بادشاہتیں ہیں جو ہمیشہ تک قائم رہیں گیں۔

سی۔ جے ایگل نے 2013 میں مسیحی ورلڈ وائڈ مضمون نویسی کا مقابلہ جیتا۔ یہ مضمون اُس کے بلاگ ReformedLibertarian.com پر تھا اور اسے اجازت کے ساتھ استعمال کیا گیا۔